شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ

ائمہ مساجد وخطباء کے لیے تیس دروس کا ایک نادر مجموعہ

درسِ رمضان

فی

مسائلِ رمضان



زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل

حضرت مولانا شیخ عبدالہادی صاحب رحمہ اللہ

خلیفہ مجاز قطب الاقطاب رحمہ اللہ

حضرت مولانا عبدالکریم قریشی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا گل حسن دامت برکاتہم

شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا

ابوالفتح محمد یوسف دامت برکاتہم

مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا

ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم

تصحیح و نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی عبدالہادی دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء شمس المدارس

ونائب رئیس دارالافتاء ربانیہ جی او آر کالونی کوئٹہ

مؤلف

مفتی محمد اسماعیل حفظہ اللہ تعالیٰ

فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مدرس جامعہ اشرفیہ سبزل روڈ کوئٹہ

مدینۃ العلم

قمبرانی روڈ کوئٹہ

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾

ائمہ مساجد وخطباء کے لیے تیس دُروس کا ایک نادر مجموعہ

درسِ رمضان

فی

مسائل رمضان

مؤلف

مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مدرس جامعہ اشرفیہ سبزل روڈ کوئٹہ

ناشر

مدینۃ العلم قمبرانی روڈ کوئٹہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : درس رمضان فی مسائل رمضان

مولف : حضرت مولنا مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

اشاعت اول: ۱۴۴۱ھ 2020ء

اشاعت دوم: ۱۴۴۴ھ 2023ء

تعداد : 1100

کمپیوزنگ: مفتی عصمت اللہ صاحب

ناشر : مدینۃ العلم قمبرانی روڈ کوئٹہ

03353467719

ملنے کے پتے

مکتبہ رشدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

جامع مسجد عثمانی دھوار کالونی کرانی روڈ کوئٹہ

قارئین سے گزارش

کتاب ہذا کی کمپوزنگ وتصحیح کا حسب طاقت بشری، خوب اہتمام کیا گیا ہے، مگر پھر بھی غلطی سے مُبرا ہونے کا دعویٰ کون کرسکتا ہے، لہذا کوئی بھی غلطی نظر آئے ہمیں مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

مشورہ

①.... اگر کوئی مہربان دوست اس رسالہ کے درس مسجد یا گھر میں شروع کریں تو اپنے سامعین کے فائدے کو مدنظر رکھ کر دروس میں تبدیلی کرسکتا ہے، مثلاً تروایح کے مسائل درس نمبر 15 میں ہیں، اب اگر اس کو پہلے بیان کرنا چاہیے تو اس کی جگہ پہلے والے دروس میں سے کسی درس کو بیان کرے۔

②.... اگر کوئی ساتھی سامعین کے فائدے کے لیے کسی درس میں اضافہ کرنا چاہے تو یہ بھی کرسکتا ہے کیونکہ تمام دروس کے اندر بیاض موجود ہے اس بیاض پر اضافی مسائل کو لکھ کر بیان کیا جاسکتا ہے۔

فہرست

انتساب

اپنے منعم حقیقی

اللہ جل جلالہ

کے نام کرتا ہوں۔

کہ بندہ ضعیف کو اس کار عظیم کی توفیق بخشی۔

التجاء

کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حضور کہ اس کار خیر کا ثواب سید المرسلین، خاتم النبیین، امام المعلمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور میرے والدین ماجدین کو پہنچا دیں۔

☆......☆......☆

کلمات تبرک

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرت مولانا شیخ عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ حمادیہ اختر آباد کوئٹہ

عزیزم جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم بحمد اللہ ہمارے ادارے (جامعہ حمادیہ) میں پانچ چھ سال انتہائی محنت اور مہارت کے ساتھ تدریسی حوالے سے خدمات انجام دی ہے، موصوف کو اللہ تعالیٰ نے بڑی استعداد اور صلاحیتوں سے نوازا ہے، نیز علم الہی اور فنون میں مہارت کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور حق تعالیٰ سے والہانہ اور عارفانہ تعلق ہے۔

مولانا اسماعیل صاحب نے رمضان کے مسائل واحکام سے متعلق یہ کتاب تالیف کی ہے۔ مولانا کے علم اور صلاحیت پر اعتماد ہے کہ جتنے مسائل یکجا کئے ہیں وہ سارے متفق علیہا ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا ہے کہ اس کتاب کو ہمارے لیے اور موصوف، موصوف کے خاندان کے لیے باعث برکت بنادیں اور قارئین کے لیے نفع بخش بنادیں، آمین۔

فقط والسلام

عبدالہادی

خادم خانقاہ حمادیہ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کتب علی عبادہ الصلوۃ وصوم رمضان
ونصلی ونسلم علی رسولہ الامی خاتم النبیین الذی قال عالم من فضیلۃ الرمضان
وعلی آلہ وصحبہ الذین قاموا بالمعاملۃ التی کما امروا بالتکلان

اما بعد

بندہ نے بعض مقامات سے مولانا اسماعیل سلمہ الرحمن الرحیم کا رسالہ
درس رمضان کے فقہی حوالہ سے صحیح اور مناسب پایا اللہ سلمہ دینی جماعتی
شعر لیت میں برابر رہے۔ مولانا کو اجر جزیل عطا فرمائے
اور انکے لیے صدقہ جاریہ فرمائے۔ آمین

ابوالفیض محمد ر...
مدیر مدرسہ دار العلوم عثمانیہ
امام بلہ خان
الحال نائب مدیر مدرسہ عربیہ تجوید القرآن نوشہرہ
۱۴۲۱ھ
۱۵ رجب

تقریظ

شیخ القرآن والحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا ابوالفتح محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم

مدیر جامعہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یارخان

الحمدللہ الذی کتب علی عبادہ الصلوٰۃ وصوم رمضان ونصلی نسلم علی رسولہ الأمیّ خاتم النبیین الذی عمل کماعلم من فضیلۃوعلی اٰلہ وصحبتہ الذین قاموا باطاعتہ التی کماامروابالتکلان۔

امّابعد

بندہ نے بعض مقامات سے مولنا محمد اسماعیل سلمہ الرحمٰن الرحیم کا رسالہ، ’’درس رمضان‘‘ فقہی حوالہ سے صحیح اور مناسب پایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خاص مقبولیت سے نوازے۔ مولنا کو اَجر جزیل عطا فرمائے اور انکے لئے صدقہ جاریہ فرمائے۔ آمین!

ابوالفتح محمد یوسف عفی عنہ
مدیر جامعہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یارخان
الحال وارد مدرسہ عربیہ تجوید القرآن کوئٹہ
۱۵ رجب/۱۴۴۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی گل حسن

استاذ الحدیث و مدرس دارالافتاء و التحقیق

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد

سرکی روڈ کوئٹہ فون نمبر: ۰۳۳۳۷۸۰۱۳۱۹

حوالہ نمبر: ۵۱ تاریخ: ۲۷/۸/۱۴۴۱ھ
21.4.2020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد:۔ اسلام کی بنیاد پانچ ستون پر رکھا گیا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے بنی الاسلام علیٰ خمس (الحدیث) چوتھا ستون روزہ شہر رمضان ہے روزہ دار کو اکثر و بیشتر مسائل پیش ہوتے ہیں۔

ہمارے متخصصین میں سے حضرت مولانا محمد اسماعیل دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں "درس رمضان" کے نام سے پیش آنے والے اکثر مسائل کو مرتب کر کے کتابی شکل دیا ہے۔ میں اس تالیف کو طائرانہ نظر سے دیکھا۔ ماشاء اللہ بہترین پایا۔

یہ تمام مسلمانوں کیلئے یکساں مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام مفتی گل حسن

21.4.2020

تقریظ

حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء وشیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد سرکی روڈ کوئٹہ

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

امابعد

اسلام کی بنیاد پانچ ستون پر رکھی گئی ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: "بنی الاسلام علی خمس" (الحدیث) چوتھا ستون روزہ شہر رمضان ہے۔ روزہ دار کو اکثر و بیشتر مسائل پیش ہوتے ہیں۔ ہمارے متخصصین میں سے حضرت مولانا محمد اسماعیل دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں "درس رمضان" کے نام سے پیش آنے والے اکثر مسائل کو مرتب کر کے کتابی شکل دی ہے۔ میں اس تالیف کو طائرانہ نظر سے دیکھا۔ ماشاء اللہ! بہترین پایا۔ یہ تمام مسلمانوں کیلئے یکساں مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

فقط والسلام!

مفتی گل حسن

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی [illegible] اما بعد

بعد از حمد و صلوٰۃ [illegible] رمضان المبارک کا بڑا اہتمام ہے جس طرح نماز روزہ
وغیرہ ارکان اسلام کا اہتمام ہے قرآن پاک [illegible] المصنفین [illegible] اعمال کو
خوبصورت اور عمدہ طریقے سے [illegible] کر سکے
روزے، تراویح اور صدقۃ الفطر وغیرہ [illegible] ثواب [illegible] آپ
نے [illegible] رمضان [illegible]
رمضان اور [illegible] ضروری مسائل کے متعلق [illegible] مرتب
کر کے [illegible] اور مؤلف [illegible]

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں اور کتاب کو [illegible]
کیلئے ذخیرۂ آخرت و ذریعہ نجات بنائیں۔ آمین

[illegible]

۲۳/۲/۱۴۲۱ھ

تقریظ

مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مدیر جامعہ صدیقہ کراچی

الحمدُ لاِھلہٖ والصَّلوٰۃُ علیٰ اَھْلِھَا

بعد از حمد و صلوٰۃ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ رمضان المبارک کا بڑا مقام ہے جس طرح نماز، زکوٰۃ و دیگر ارکان اسلام کا مقام ہے۔ قرآن پاک میں: ﴿وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ اعمال کہ خوبصورت اور عمدہ طریقہ سے بجالانے کا حکم ہے، جتنا ہی آداب اور شرائط کا لحاظ کر کے روزے، تراویح، اور صدقۃ الفطر وغیرہ کو بجالائینگے اتنا ہی ثواب، بصورت دیگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ کتنے روزے دار ہیں مگر سوائے بھوک اور پیاس کے اسکے حصہ اور نصیب میں کچھ نہیں"۔

رمضان اور اسکے ضروری مسائل کے متعلق ہمارے برادر مکرم مفتی محمد اسماعیل صاحب کی مرتب کردہ کتاب قابل دید ہے اور مؤلف قابل داد ہے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں اور کتاب کو مولنا موصوف کیلئے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائیں۔ آمین!

منظور احمد مینگل

۲۲/۷/۱۴۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا وبعد

حضرت مولانا مفتی محمد اسمٰعیل صاحب دامت برکاتہم نے درس رمضان کے نام سے ایک عمدہ اور قیمتی کتاب لکھی ہے موصوف چونکہ فقیہ ہے اور فقہ کے ساتھ خوب مناسبت ہے اس لئے فقیہانہ انداز اختیار کرکے ہر مسئلہ کو معتبر فتاوی اور مختلف دینی کتابوں سے مناسب حوالہ بھی دیا ہے کتاب کا نام مختصر درس رمضان رکھا ہے لیکن افادہ کو عام کرکے بہت دینی مضامین اور ضروری مسائل کو اس کتاب کا جزء بنایا ہے یہ کتاب اپنے موضوع کے مطابق خوب مدلل، مکمل، مفید اور بے نظیر ہے

مفتی صاحب مدظلہ نے مسائل ضروریہ کو اس کتاب میں جمع کرکے امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کیا ہے

ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور اس کتاب سے خوب استفادہ اور راہنمائی حاصل کرے خصوصا ائمہ مساجد روزانہ کسی نماز کے بعد مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اس کتاب کے مسائل کو درس کی شکل میں لوگوں کو اہتمام سے سنائیں

اللہ تعالی برادر مکرم حضرت مفتی صاحب کی اس دینی خدمت کو اپنی دربار عالیہ میں قبول فرمائیں اور بہترین ذخیرہ آخرت بنائیں آمین

احقر عبدالھادی عفی عنہ

۲۴ رجب ۱۴۴۱ ۲۰ مارچ ۲۰۲۰

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالہادی صاحب دامت برکاتہ

نائب رئیس دارالافتاء ربانیہ جی،او،آر کالونی کوئٹہ

استاد الحدیث شمس المدارس غفور ٹاؤن ومحمدی مسجد سٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

حامداً ومصلیاً وبعدُ

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم نے ''درس رمضان'' کے نام سے ایک عمدہ اور قیمتی کتاب لکھی ہے۔ موصوف چونکہ فقیہ ہے اور فقہ کے ساتھ خوب مناسبت ہے اس لئے فقیہانہ انداز اختیار کر کے ہر مسئلہ کو معتمد فتاویٰ اور مختلف دینی کتابوں سے مناسب حوالہ بھی دیا ہے۔ کتاب کا نام مختصر ''درس رمضان'' رکھا ہے، لیکن افادہ کو عام کر کے بہت دینی مضامین اور ضروری مسائل کو اس کتاب کا جزء بنایا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے مطابق خوب مدلل، مکمل، مفید اور بے نظیر ہے۔

مفتی صاحب مدظلہ نے مسائل ضروریہ کو اس کتاب میں جمع کر کے امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور اس کتاب سے خوب استفادہ اور راہنمائی حاصل کرے، خصوصاً ائمہ مساجد، روزانہ نماز کے بعد مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اس کتاب کے مسائل کو درس کی شکل میں لوگوں کو اہتمام سے سنائیں۔ اللہ تعالیٰ برادر مکرم حضرت مفتی صاحب کی اس دینی خدمت کو اپنی دربار عالیہ میں قبول فرمائیں اور بہترین ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ آمین!

احقر العباد عبدالہادی عفی عنہ

۲۴ رجب/۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۰ مارچ/۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ برادر عزیز مولانا محمد اسماعیل صاحب زید مجدہٗ

نے مسائل اور احکام شریعت پر جو تالیف کی ہے ۔ اور ابھی زیر طبع ہے

فقیر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی محنت کو قبول فرمائیں اور لوگوں کو

ان سے استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائیں آمین

الفقیر الفانی منظور احمد شاہ عفی عنہ

پیش لفظ

رمضان المبارک کی آمد پر مساجد کے منبر ومحراب سے اس کے فضائل اوراس میں کئے جانے والے اعمال بیان کئے جاتے ہیں، مثلاً روزہ، تراویح، زکوۃ، فطرانہ اوردیگر اعمال مسنون۔ لوگ بھی مساجد کارخ کرتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں سال بھر مسجد میں حاضری کا خیال نہیں آتا وہ بھی رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ یہی موقع ہوتا ہے کہ شعائر اسلامی اور تعلمات نبوی ﷺ کو اُجاگر کیا جائے تاکہ سال بھر اس کا اثر باقی رہے۔

چنانچہ لوگ ان دنوں میں ائمہ مساجد اور خطباء کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں، اور لوگ تعلیمات اسلامیہ کو پڑھنے کے بجائے سننا زیادہ پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے مساجد میں ایک نورانی ماحول تیار ہوتا ہے، ایسے وقت میں ائمہ مساجد اور خطباء ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جس میں عام فہم مختصراً رمضان المبارک سے متعلق مضامین ہوں، نہ صرف مختصر بلکہ جامع بھی ہوں تاکہ کم وقت میں زیادہ معلومات شرعیہ فراہم ہوسکے۔

راقم الحروف ایک عریض عرصہ سے جامع مسجد عثمانی کرانی روڈ کوئٹہ میں ماہ رمضان میں رمضان المبارک سے متعلق ضروری مسائل کا درس دیتا رہا، لیکن ہر سال مسائل کو جمع کرنے میں کافی محنت کرنی پڑتی۔ چنانچہ بندہ کی قاصر رائے اور دوست واحباب کے مشورے سے یہ بات طے ہوئی کہ ان مسائل کو ایک رسالہ کی شکل دی جائے تاکہ راقم الحروف کے لیے آسانی ہو اور دیگر مسلمان بھائی بھی اس سے استفادہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس جہد قصیر کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول ومقبول فرماکر ذریعۂ نجات بنالیں۔ بندہ اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں، آمین!

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

درس نمبر: (۱)

روزے کی فرضیت اور تعریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس نمبر: (۱)

روزے کی فرضیت اور تعریف

فضیلت رمضان:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: ۱۸۳)

ترجمہ:۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

(آسان ترجمہ قرآن مجید، ص: ۹۷)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وفی روایۃ ابواب الرحمۃ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ: '' جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں''۔ اور ایک روایت میں بجائے ''ابواب الجنۃ'' کے'' ابواب الرحمۃ'' کا لفظ ہے۔یعنی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(معارف الحدیث، ج:۲،حصہ چہارم،ص:۳۴۴)

روزہ کی فرضیت پر دلیل عقلی ونقلی

دلیل نقلی:

رمضان المبارک کے روزہ فرض عین ہے،انکی فرضیت قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اجماع (اتفاق) امت سے ثابت ہے۔

(بدائع الصنائع، ج:۲،ص:۱۰۹)

دلیل عقلی:

اسی طرح عقلاً بھی روزے کی فرضیت ثابت ہے،عقلی وجہ یہ ہے کہ بندہ کو مخصوص وقت کیلئے اللہ تعالی کی عظیم الشان نعمتوں سے جب روکا جاتا ہے تو بندے کو نعمتوں کی قدر معلوم ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے شکریہ ادا کرتا ہے اور انعام کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا فرض ہے لہذا روزہ شکریہ اداء کرنے کیلئے ذریعہ بنا تو عقلاً بھی روزہ فرض ہوا۔

(بدائع الصنائع، ج:۲،ص:۲۱۰)

روزہ کے منکر اور نہ رکھنے والا کا حکم

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور فرضیت کے ماننے کے باوجود بغیر عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور گناہ کبیرہ کے مرتکب ہے۔

(روزے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا،ص:۱۰۲)(بدائع الصنائع،ج:۲،ص:۲۱۰)

روزے کے معنی

روزہ کے معنی، صبح صادق سے لیکر سورج ڈوبنے تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور ہمبستری سے رُک جانا، اسی کو شریعت میں روزہ کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور،ص:۲۱۹۔ہندیہ:۱۹۴)

بغیر عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنے پر وعید

شرعی عذر کے بغیر روزے کو چھوڑ دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَفْطَرَ یَوْماً مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ۔

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والبخاری فی ترجمۃ الباب مشکوۃ شریف ج ا ص ۱۷۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے

کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیگا وہ اگر اسکے بجائے عمر بھر بھی روزہ رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری اداء نہیں ہوسکتی۔“

(معارف الحدیث، ج:۲،ص:۳۳۳)

درس نمبر: (۲)

روزے کے مسائل

درس نمبر:(۲)

روزے کے مسائل

فضیلت رمضان:

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنه ان رسول اللہ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ۔

(رواہ البیهقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''روزہ اور قرآن مجید دونوں بندے کی سفارش کرینگے (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزہ رکھے گا اور رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہوکر اسکا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا) روزہ عرض کریگا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا، آج میری سفارش اسکے حق میں قبول فرما (اور اسکے ساتھ مغفرت ورحمت کا معاملہ فرما) اور قرآن مجید کہے گا میں نے اسکو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا، خداوندا آج اسکی حق میں

میری سفارش قبول فرما (اور اسکے لئے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائیگا۔)

(معارف الحدیث، ج:۲، حصہ چہارم، ص:۳۳۲)

تمام کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے

عن عمرابن خطاب رضی اللّٰہ تعالی عنه قال :قال رسول اللّٰہ ﷺ

"إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" متفق علیه۔

(مشکوٰۃ شریف، ج:۱، ص:۱۱)

ترجمہ:۔تمام کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(روضۃ الطالبین، ص:۴۲)

روزے کی نیت

رمضان المبارک کا روزہ صحیح ہونے کیلئے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ "آج میرا روزہ ہے یا رات کو یہ ارادہ کرلے کہ کل میرا روزہ ہے" نیت کے الفاظ زبان سے اداء کرنا ضروری نہیں، البتہ! زبان سے نیت کا اظہار کرنا بہتر ہے۔ مثلاً اس طرح کہے "وبصومِ غدٍ نویتُ منْ شَهْرِ رَمْضان" تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(بہشتی زیور، ص:۲۱۹ بحوالہ ھندیہ "والسنة ان یتلفظ بها" ج:۱، ص:۱۹۵)

لیکن یہ الفاظ "وبصومِ غدٍ نویتُ منْ شَهْرِ رَمْضان" عربی زبان میں نیت کے الفاظ ہیں، حدیث کے الفاظ نہیں ہے۔

(ماہ رمضان کے فضائل واحکام ۲۰۷)

سحری کیلئے اٹھنا اور سحری کرنا نیت کا قائمقام ہے، اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۲۰۳)

ہر روزہ کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے

رمضان المبارک کے ہر روزے کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے پورے رمضان کے روزوں کیلئے صرف ایک دن نیت کر لینا کافی نہیں ہوگا۔

(تاتارخانیہ، ج: ۳، ص: ۳۶۷، ھندیہ ج: ۱، ص: ۱۹۵، رحیمیہ ج: ۷، ص: ۲۰۳)

روزہ کی نیت کب کرے

رمضان المبارک کے روزہ کی نیت یا نفلی روزہ یا نذر معین کی نیت بہتر یہ ہے کہ رات سے نیت کرے۔ اگر رات سے نیت نہیں کی تو نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے نیت کرے یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو (ھندیہ، ص: ۱۹۵، ۱۹۶) یعنی رات سے اگر نیت نہیں کی تو اگلے دن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے تک نیت کر لے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۲۰۳)

نصف نہار شرعی کو معلوم کرنے کا طریقہ

نصف نہار شرعی کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوتی ہے اور سورج کتنے بجے غروب ہوتا ہے ان کے درمیان

کے گھنٹوں کو شمار کیا جائے انکے نصف (آدھا) کو لیا جائے اسی کو نصف نہار شرعی کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور، ص:۲۱۹، احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۴۴۷)

مثلاً: صبح صادق چھ بجے ہو اور غروب بھی چھ بجے ہو تو نصف نہار بارہ بجے ہوگا اس سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے اس وقت کی مقدار ہر موسم میں ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے۔

(مواعظ رمضان المبارک، ج:۳، ص:۵۱)

روزہ کھولنے کیلئے نیت شرط نہیں ہے

روزہ کھولنے کیلئے نیت شرط نہیں باقی جو دعاء پڑھی جاتی ہے وہ بھی شرط (لازمی) نہیں بلکہ سنت طریقہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار کے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔"

(مشکوٰۃ شریف، ج:۱، ص:۱۷۵)

ترجمہ:۔اے اللہ! میں نے آپ کیلئے روزہ رکھا آپ جل شانہ کے رزق پر افطار کیا۔

صرف روزہ توڑنے کے ارادے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا

اگر روزہ رکھنے کے بعد دل میں روزہ توڑنے اور ختم کرنے کا ارادہ کرلیا تو صرف ارادہ کرلینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ روزہ توڑنے

والا کوئی کام نہ پایا جائے۔

(بدائع الصنائع، ج۱؛ص: ۲۶۴)

درس نمبر: (۳)

سحری کے مسائل

درس نمبر: (۳)

سحری کے مسائل

سحری کی فضیلت:

عن انس رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

(مشکوۃ شریف، ج:۱، ص:۱۷۵)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(مظاہر حق جدید، ج:۲، ص:۲۹۹)

وعن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ۔

(مشکوۃ شریف، ج:۱، ص:۱۷۵)

ترجمہ:۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) کے روزے کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

(مظاہر حق جدید، ج:۲، ص:۲۹۹)

سحری کھانا سنت ہے

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو تین چھوارے (اور کھجور) کھائے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے کچھ نہ سہی تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

(بہشتی زیور، ص: ۳۰۰، بحوالہ بحرالرائق ونسائی شریف)

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر کرنا کہ صبح صادق طلوع ہونے کا شک ہو یہ مکروہ ہے۔

(هندیہ، ج:۱، ص:۲۵۵)

سحری کے نظام الاوقات

فقہاء کرام نے سحری کے وقت کے بارے میں لکھا ہے کہ پوری رات کو چھ حصوں پر تقسیم کرکے آخری حصے میں سحری کھائی جائے، مثلاً: غروب آفتاب سے صبح صادق تک بارہ ۱۲ گھنٹے ہیں، تو آخر کے دو گھنٹوں میں سحری کھائے اور ان میں بھی تاخیر بہتر ہے، تاکہ بدن میں چستی اور قوت باقی رہے اور فجر کی جماعت قضاء نہ ہو اور شروع میں خالی پیٹ تہجد پڑھنے کا نادر موقع مل جائے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۲۰)

غلطی سے صبح صادق کے بعد سحری کھانا

سحری میں اس گمان سے تاخیر کی کہ ابھی تک رات باقی ہے، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہونے کے بعد سحری کی ہے تو روزہ نہیں ہوگا قضاء ضروری ہے، کفارہ نہیں اور اس دن غروب آفتاب تک کھانے پینے کے بھی اجازت نہیں ہوگی۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۱۱۷، بحوالہ ھندیہ، حقانیہ ج:۴، ص:۱۸۶)

اذان کے وقت بیدار ہونا

اگر کوئی شخص اذان کے وقت بیدار ہوگیا تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہیے ورنہ اسکا روزہ نہیں ہوگا، بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ کی نیت کرے۔

ہاں! اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی تو کھا پی سکتا ہے جب تک وقت ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۴، ص:۵۵۳)

سحری کے بعد خلال کرنا

سحری کے بعد (انگلی سے) خلال کر کے کلی کرلینی چاہیے اگر ممکن ہو تو مسواک کرلینا چاہیئے تا کہ منہ اور دانت صاف ہو جائے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۱۱۹، احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۴۵۳)

سحری میں بے احتیاطی

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ رات کو دیر سے سوتے ہیں پھر (بالکل) آخری رات میں اٹھ کر جلدی جلدی سحری کھاتے ہیں، بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان شروع ہوتی ہے، جلدی سے لقمہ چبا کر پانی لیا اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا روزہ ہوگیا یہ انکی سخت غلطی ہے (حالانکہ روزہ نہیں ہوتا) کیونکہ عموماً اذان صبح صادق کے بعد ہی ہوتی ہے جبکہ صبح صادق سے روزہ بند کرنا ضروری ہے۔

(فقہ العبادات، ص: ۳۲۳)

یاد رہے! صبح صادق ہونے کے بعد اذان دی جاتی ہے اس لیے اذان تک سحری کرنے والے لوگوں کا روزہ نہیں ہوگا لہٰذا نقشہ دیکھ کر سحری کے وقت کے اندر اندر کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۱۱۷)

بحالت احتلام سحری کھانا

اگر کسی آدمی پر ہمبستری یا احتلام کے وجہ سے غسل واجب ہو اور صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا اور سحری کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ درست ہے ناپاک ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا ، البتہ! جلد از جلد غسل کر لینا چاہیئے اور طلوع آفتاب سے پہلے غسل کر کے اور فجر کی نماز اداء کر لینی چاہیئے

ورنہ طلوع آفتاب تک تاخیر کرنے کی صورت میں فجر کی نماز قضاء ہوجائیگی اور روزہ مکروہ ہوگا اگرچہ فاسد نہ ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا،ص:۱۸۷،فتاوی محمودیہ،ج:۱۰،ص:۲۱۸)

درس نمبر: (۴)

افطار کے مسائل

درس نمبر: (۴)

افطار کے مسائل

افطاری میں جلدی کرنے کی فضیلت:

عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الله تعالى: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً۔

(مشکوۃ شریف، ج:۱، ص:۱۷۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو وقت ہوجانے پر افطار میں جلدی کرے۔''

(مظاہر حق، ج:۲، ص:۳۰۲)

افطار کرانے کی فضیلت

عن خالدبن زيد رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من فطّر صائماًاو جَهَّزَ غَازِياًفَلَهُ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔

(رواه البيهقى فى شعب الايمان)

ترجمہ:۔ حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، یا کسی مجاہد کو جہاد کا سامان دیا

(مثلاً اسلحہ وغیرہ) تو اسکو روزہ دار اور مجاہد کے مثل ثواب ملے گا۔

(معارف الحدیث، ج ۲: حصہ: ۴، ص: ۳۴۹)

کھجور سے افطار کرنا باعث برکت ہے

وعن سلمان بن عامر رضی اللّٰہ تعالی عنه قال، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ۔

(رواہ احمد والترمذی، مشکوۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۷۵)

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور اگر کوئی شخص کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔''

(مظاہر حق جدید، ج: ۱، ص: ۳۰۲)

غروب ہونے میں شک ہو تو افطار کرنے کا حکم

اگر کسی کو شک ہوا کہ غروب شمس ہو چکا ہے یا نہیں تو اسکے لیے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔

(ھندیہ، ج: ۱، ص: ۱۹۵)

غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنا

اگر کسی نے افطار اس گمان پر کیا کہ غروب شمس ہو چکا ہے پھر معلوم

ہوا کہ غروب شمس نہیں ہوا ہے تو روزہ اسکا نہیں ہوا اور قضائی اس پر لازم ہے کفارہ نہیں۔

(ھندیہ، ج:۱، ص:۱۹۴)

افطار کی وجہ سے نماز میں دیر کرنا

افطار کی وجہ سے نماز مغرب میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، مثلاً: ۵ منٹ یا ۱۰ منٹ، ۱۲ منٹ۔

(فتاوی محمودیہ، ج:۱۰، ص:۲۱۳۔ فتاوی رحیمیہ، ج:۷، ص:۲۴۳۔ فتاوی دار العلوم دیوبند، ج:۲، ص: ۳۹۔ مواعظ رمضان المبارک، ج:۳، ص:۵۸)

اس لئے کہ مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت کم وبیش سوا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے۔

(نجم الفتاوی، ج:۲، ص:۱۲۱۔ کتاب النوازل، ج:۳، ص:۱۴۷)

زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے

البتہ! اتنی تاخیر کہ ستارے بکثرت چمکنے لگے بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے۔

(احسن الفتاوی، ج:۲، ص:۱۳۸)

بوقت افطار اجتماعی دعا

بعض لوگ افطاری کے موقع پر جب ایک سے زائد افراد جمع ہوں تو

روزہ کھولنے سے پہلے اجتماعی دعاء کو ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ اس موقع اجتماعی دعاء کو ضروری سمجھنا درست نہیں۔

(فتاوی محمودیہ، ج:۱۰، ص:۲۴۳، ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۴۳)

افطار کی تیاری میں لگ کر دعا سے محروم ہونا

بعض گھروں میں افطاری کی تیاری میں لوگ اور خاص کر عورتیں اتنی مشغول ہوجاتی ہے کہ افطار سے پہلے چند لمحات بھی دعاء کے لئے میسر نہیں ہوتے (حالانکہ یہ دعاء کی قبولیت کا وقت ہے) بلکہ بعض اوقات افطار بھی ہوجاتا ہے مگر افطاری کی تیاریاں چل رہی ہوتی ہے اول تو بغیر ضرورت ومجبوری کے اتنا اہتمام اور غلو کرنا ہی مناسب نہیں ہے لہذا مناسب تیاری ذرا پہلے کر کے دعاء کا مقبول وقت حاصل کیا جائے۔

(ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۴۳۰)

درس نمبر: (۵)

جن چیزوں سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر:(۵)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

نفلی روزے کی فضیلت:

وعن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله ﷺ لَوْ اَنَّ رَجُلاً صَامَ يَوْماً تَطَوُّعاً ثُمَّ اعْطِی مِلْأَالْاَرْضِ ذَهباً لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابُهُ دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ۔

(رواہ ابو یعلی والطبرانی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اگر اس کو پوری زمین بھر کا سونا دیدیا جائے تب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، روز جزاء (قیامت) سے پہلے اس کا ثواب پورا ہو ہی نہیں سکتا۔

(البشیر والنذیر ترجمة الترغیب والترہیب ج:۲، ص:۲۰)

روزے کی حالت میں مسواک کرنا

وعن عامر بن ربيعة رضی الله تعالی عنه قال رئيتُ النَّبی ﷺ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(مشکوۃ شریف ج:۱، ص:۱۷۶)

ترجمہ:۔ اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو

روزے کی حالت میں اس قدر مسواک کرتے ہوئے دیکھا کہ میں اس کو شمار نہیں کرسکتا۔

(مظاہر حق جدید، ج:۲، ص:۳۲۴)

روزے کی حالت میں مسواک کرنا بھی سنت ہے

لہذا معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے چاہے خشک ہو یا تر، میٹھی ہو یا کڑوی، جس وقت بھی مسواک کرے جائز ہے اگر مسواک کے کوئی ریشہ حلق سے اتر گیا، تو تب بھی روزے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(مسائل رمضان بحوالہ ھندیہ، ص:۱۱)

خوشبودار مسواک استعمال کرنا

آج کل تھلیوں میں خاص قسم کے مسواک ملتی ہے جن کو پیک کرنے سے پہلے عطریات اور خوشبودار تیلوں میں ڈبویا جاتا ہے جس کے اثرات مسواک میں موجود ہوتے ہیں ایسی مسواک کا استعمال بھی روزے کی حالت میں جائز ہے۔

(مسائل رمضان، ص:۱۲)

روے کی حالت میں سرمہ، تیل، خوشبو کے استعمال کرنا

روزہ کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست

ہے اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا ناک کے پانی میں سرمہ کا اثر دکھائی دے تو پھر بھی نہ روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴،ص:۳۵، بہشتی زیور،ص:۲۲۷)

بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر چہ پیٹ بھر کر کھا پی لے یا متعدد مرتبہ کھا پی لے تب بھی یہی حکم ہے۔

اگر روزہ دار بھول کر کھا پی رہا تھا اسی دوران یاد آ گیا کہ وہ روزہ دار ہے تو فوراً منہ کے اندر جو کچھ ہے باہر پھینک دے اندر نہ نگلے ورنہ روزہ فاسد ہو جائیگا اور قضاء لازم ہوگی بھول کر کھانے پینے کے بعد یہ گمان کیا کہ روزہ فاسد ہوا پھر قصداً کھایا تو روزہ فاسد ہو گیا قضاء ضروری ہے۔

بھول کر کھانے پینے والے کو روزہ یاد دلانا

اگر کسی آدمی نے کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے ہوئے دیکھا تو روزہ یاد دلانا چاہیے یا نہیں اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر روزہ دار اس قدر طاقتور ہے روزے سے اس کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر اس آدمی میں روزہ کی قوت وطاقت کم ہے روزے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے تو اسکو یاد نہ دلائے کھانے دے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا،ص:۵۰، مسائل رفعت قاسمی، ج:۴،ص:۳۵ بہشتی

(زیور س ۲۲۷)

بحالت روزہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے

عورت بحالت روزہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۲۴۶)

عورت کا اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر بچہ کو دینا

اپنے منہ میں چبا کر بچے کو کوئی چیز کھلانا یہ مکروہ ہے البتہ اگر اس کے ضرورت پڑے مجبوری ہو جائے تو جائز ہے مکروہ نہیں۔

(بہشتی زیور، ص:۲۲۹)

درس نمبر: (۶)

جن چیزوں سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر:(۶)

جن چیزوں سے روزہ نہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

روزہ کی فضیلت:

وعن سلمة بن قیصر رضی اللّٰہ تعالی عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعَّدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔

(رواہ ابو یعلی والبیهقی)

ترجمہ:۔ حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جس نے ایک دن کا روزہ اللہ تعالی کو خوش کرنے کیلئے رکھا وہ جہنم سے اتنا دور ہوجائیگا جیسے کوّے کا بچہ اڑے اور اڑتے اڑتے بہت بوڑھا ہوکر مرجائے۔

(البشیر والنذیر ترجمة الترغیب والترهیب، ج:۲، ص:۱۹)

حدیث بالا میں ایک دن کے روزہ پر جہنم سے اتنی دوری کی بشارت دی گئی ہے جیسے کوے کا بچہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہوکر مرجائے، اسلئے کہ کوا مسلسل اڑنے اور دور ودراز مسافت کے طے کرنے میں خاصا کمال رکھتا ہے، پھر اسکی عمر بھی عام پرندوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے، شروع عمر سے جب وہ اڑنا شروع کرے تو اندازہ کیجیے کہ وہ اپنی پوری زندگی اڑکر کس قدر فاصلہ طے

کریگا۔

(البشیر والنذیر، ج:۲، ص:۱۹)

سر پر پانی ڈالنے کے ثبوت

وعن بعض اصحاب النبی ﷺ قال لقد رئیتُ النَّبی ﷺ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلَی رَأْسِہِ الْمَاءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔

(رواہ مالک وابوداؤدمشکوۃ شریف، ص:۱۷۷)

ترجمہ:۔ اور نبی کریم ﷺ کے صحابی کہتے ہیں کہ میں عرج (ایک جگہ کے نام ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے) میں نبی کریم ﷺ کو روزہ کی حالت میں پیاس کے دفعیہ کیلئے یا گرمی کے دفعیہ کیلئے اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

(مظاہر حق جدید، ج:۲، ص:۳۲۴)

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا

رومال بھگو کر یعنی پانی سے رومال کو تر کر کے اپنے سر پر ڈالنا یا بدن پے ڈالنا یہ جائز ہے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۴۰۰)

روزے کی حالت میں غسل کرنا

روزہ کی حالت میں کپڑوں کو پانی سے تر کرنا یا بار بار غسل کرنا یہ جائز

ہے اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۶ ص: ۳۴۲)

آنکھ میں دوائی ڈالنا

بحالت روزہ آنکھ میں دوائی ڈالنا جائز ہے اگرچہ دواء کا اثر حلق میں معلوم ہو۔

(احسن الفتاوی، ج: ۴، ص: ۴۳۹ بینات، ج: ۳، ص: ۸۳)

انجکشن لگوانا

روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا جائز ہے، خواہ بازو والا ہو یا رگ والا ہو روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ! بغیر عذر کے صرف طاقت کا انجکشن لگوانا تاکہ روزہ کے احساس ختم ہو جائے یہ مکروہ ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۴، ص: ۵۸۱، ۵۸۱ فتاوی محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۱۵۳)

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ہاں! قصداً صحبت کرنے سے روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(فتاوی محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۱۴۰)

کلی کرنے کے بعد تھوک میں تری محسوس ہو

کلی کرنے کے بعد جب پانی منہ سے باہر نکال دیا جائے اور تھوک کے

ساتھ کچھ تری محسوس ہو، تو اس کا حکم تھوک کے طرح ہے، اس کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۲۳۸ بحوالہ المبسوط للسرخسی، ج:۳، ص:۱۳۲)

روزے کی حالت میں حیض ونفاس سے پاک ہونا

اگر عورت رمضان کے دن میں حیض ونفاس سے پاک ہوگئی تو بقیہ دن روزہ دار کے مانند ہے، اس کے لیے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے اور بعد میں اس روزے کی بھی قضا کرلے۔

(بینات، ج:۳، ص:۸۵)

روزے کی حالت میں حیض آنا

اگر عورت کو روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو بقیہ دن کھا پی سکتی ہے۔

(بینات، ج:۳، ص:۸۵)

روزے کی حالت میں خون چڑھانا

روزہ کی حالت میں اگر خون چڑھانے کی ضرورت ہو تو خون چڑھا سکتے ہیں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہو تو خون دینا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ! اتنا خون دینا کہ جس سے کمزوری آجائے مکروہ ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۸۰ احسن الفتاویٰ، ج:۴، ص:۴۳۵)

درس نمبر: (۷)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء ہے، کفارہ نہیں

درس نمبر: (۷)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء ہے، کفارہ نہیں

روزہ کی فضیلت:

وعن ابی امامة رضی اللہ تعالی عنه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ۔

(رواہ النسائی وابن خزیمہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے۔ فرمایا روزہ رکھو (روزے کو لازم پکڑو) کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجیے، فرمایا روزہ رکھو کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں میں نے (تیسری بار) پھر عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے، فرمایا روزہ رکھو کیونکہ اس کی مثل نہیں۔

(نسائی وابن خزیمہ، حلیۃ المسلمین، ص: ۲۰۵، البشیر والنذیر، ج ۲، ص ۲۲)

روزہ دار کے منہ میں زبردستی سے کوئی چیز ڈالنا

کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی کھانے کی چیز ڈال دی اور وہ چیز حلق سے اتر گئی، تو روزہ ٹوٹ گیا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص:۶۰ بحوالہ ھندیہ، ج:۱، ص:۲۰۲)

غیر اختیاری طور پر حلق پانی اترنا

اگر کسی کو روزہ یاد تھا اور کلی کرلیا، بغیر اختیار کے پانی حلق سے اتر گیا، تو روزہ فاسد ہوجائیگا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص:۶۰ بحوالہ ھندیہ، ج:۱، ص:۲۰۲)

بحالت روزہ سگریٹ نوشی

بحالتِ روزہ سگریٹ نوشی سے روزہ فاسد ہوگا، صرف قضاء لازم ہے، بشرطیکہ سگریٹ کا عادی نہ ہو۔ اگر سگریٹ کا عادی ہے، تو پھر قضاء وکفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(فریدیہ، ج:۴، ص:۱۹۱، رمضان اور جدید مسائل ۱۳۷، مراقی الفلاح ۲۴۷)

بحالت روزہ حقہ نوشی

حقہ کا بھی یہی حکم ہے کہ حقہ نوشی بطور تلذذ یا دوسرے نفع کیلئے ہے، تو قضاء وکفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں، ورنہ صرف قضاء لازم ہے۔

(حقانیہ، ج:۴، ص:۱۸۸)

نسوار سے روزہ فاسد ہوتا ہے

نسوار سے روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(فتاوی عثمانی، ج:۲، ص:۱۹۲ فریدیہ، ج:۴، ص:۹۱)

ناک میں نسوار ڈالنا

ناک میں نسوار ڈالنے سے بھی روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء لازم ہے۔

(حقانیہ، ج:۴، ص:۱۷۵)

ناک میں دواء ڈالنا

ناک میں تر دواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اگر خشک چیز ڈالی گئی اور یقینی طور پر اندر تک پہنچ گئی، تو روزہ فاسد ہوجائیگا ورنہ نہیں۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۸۹، فتاوی محمودیہ، ج:۱، ص:۱۳۹)

نکسیر پھوٹنے سے روزے کا حکم

نکسیر پھوٹنے سے اگر خون ناک کے ذریعہ حلق سے اتر جائے، تو روزہ فاسد ہوجائیگا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص:۷)

دانتوں سے خون نکلنے سے روزے کا حکم

روزہ کی حالت میں اگر دانتوں سے خون نکل کر تھوک کیساتھ حلق میں

چلا گیا، تو یہ دیکھا جائیگا کہ خون زیادہ ہے یا تھوک۔ اگر خون زیادہ ہے، تو روزہ فاسد ہوجائیگا، قضاء ضروری ہے۔ اگر تھوک زیادہ ہے خون کم ہے، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(فتاوی بینات، ج:۳، ص:۸۲ بحوالہ هندیہ، ج:۱، ص:۲۰۳ رحیمیہ، ج:۷، ص:۲۵۸)

روزے دار کا کان میں تیل یا دواء کا ڈالنا

روزہ کی حالت میں کان میں تیل یادواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، لیکن پانی پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(فتاوی دار العلوم زکریا، ج:۳، ص:۲۷۶)

روزہ کی حالت میں کان میں دواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، قضاء واجب ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا، ج:۳، ص:۲۸۰)

درس نمبر: (۸)

روزہ کے فساد و عدم فساد کی صورتیں

درس نمبر: (۸)

روزہ کے فساد وعدم فساد کی صورتیں

روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔
(رواہ احمد فی حدیث وصححہ الترمذی واللفظ لہ)

ترجمہ: ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کے افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی، جس کو حق تعالی شانہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اسکے لیئے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کرونگا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہوجائے۔
(البشیر والنذیر ج ۲، ص ۲۵)

قے آنے سے روزے کا حکم

اگر روزے کے دوران بلا اختیار وبلا قصد قے ہوگئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، چاہے قے تھوڑی سی ہو یا زیادہ، دونوں صورتوں میں روزہ برقرار

رہے گا۔ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر تے ہوگئی، تو روزہ فاسد ہوگیا۔ اگر اپنے اختیار سے قے کی، لیکن منہ بھر کر قے نہیں ہوئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگر اچانک تھوڑی سی قے آئی، پھر بلا اختیار حلق میں واپس گئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، ہاں! اگر قصداً لوٹائی تو روزہ فاسد ہوجائیگا۔ اگر کسی وقت قے ہوئی اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا، تو بھی قضاء واجب ہے، کفارہ نہیں، کیونکہ روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۶۰)

اگر بتی کی دھواں حلق میں داخل ہوتو روزے کا حکم

روزہ کی حالت میں اگر بتی وغیرہ کی دھواں بغیر اختیار وارادہ کے حلق میں داخل ہوجائے، تو روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ! اگر قصداً وارادۃً دھواں سونگھے اور حلق میں داخل کرے، تو اس سے روزہ فاسد ہوجائیگا، مگر پھر بھی بحالت روزہ مسجدوں وغیرہ میں اگر بتی جلانے سے احتراز بہتر ہے۔

(فتاویٰ قاسمیہ، ج:۱۱، ص:۵۰۷)

بحالت روزہ بلغم کو نگلنا

اگر کوئی شخص کھانسی کے ساتھ، سینے یا دماغ کی طرف سے آئے ہوئے بلغم کو اپنے اختیار سے نگل لے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ! احتیاط کا تقاضا

یہ ہے کہ اگر اسکو سہولت (آسانی) سے باہر نکالنا ممکن ہوتو باہر نکالدیا جائے۔

(ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۲۶۹)

بحالت روزہ رنگ دار چیز منہ میں داخل کرنا

اگر کسی نے کوئی رنگ دار دھاگہ یا کوئی دوسری رنگ دار چیز (مثلاً قلم کا کنارہ) منہ میں داخل کی، جس سے تھوک کا رنگ واضح طور پر تبدیل ہوگیا (یعنی تھوک پر اسکا رنگ غالب آگیا) اور پھر اس نے اس تھوک کو نگل لیا، اور اس کو روزہ یاد تھا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۲۵۲)

مسئلہ:

جو شخص رمضان شریف میں نماز نہیں پڑھتا، تو اس کا روزہ درست ہوجائے گا۔ نماز نہ پڑھنے کا گناہ ہوگا۔

واضح رہے! کہ نماز اور روزہ دونوں الگ الگ فرض ہیں۔ ایک دوسرے پر موقوف نہیں، روزہ رکھنے کی صورت میں روزہ کی گرفت سے بچ جائے گا، اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گرفت ہوگی، عذاب ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۵۱)

درس نمبر: (٩)

مکروہات روزہ

درس نمبر:(۹)

مکروہات روزہ

باطل کلام باطل کام پر وعید:

عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

(رواه البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے، باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے، تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی، کوئی ضرورت نہیں۔

تشریح:

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کیلئے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات ومنکرات (ہر قسم کے گناہ) سے بھی زبان ودہن اور دوسرے اعضاء کی حفاظت کریں۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ چہارم، ص:۳۳۴)

عَن أبی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال سُئِلَ رَسولُ اللّٰه ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف اور حسن اخلاق سے پھر سوال کیا گیا کہ لوگ جہنم میں کس وجہ سے زیادہ داخل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

(ماہ رمضان کے فضائل ومسائل، ص:۳۱۴)

جھوٹ، غیبت وغیرہ سے روزہ مکروہ ہوتا ہے

درجہ ذیل امور سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے:

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، دھوکہ دینا، لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹی قسم کھانا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت ودشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا دیکھنا، سینما بینی، ٹی وی دیکھنا، فلمیں دیکھنا، روزہ دار کو ان چیزوں سے اور ہر قسم کی بری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا، البتہ! مکروہ ہوجاتا ہے

اور ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۱۰۶)

ٹوتھ پیسٹ اور منجن کا استعمال کرنا

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ اور منجن کا استعمال مکروہ ہے، اس لیئے کہ حلق سے نیچے اترنے کا احتمال ہوتا ہے اور اگر حلق سے اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہوجائیگا۔

(فتاوی حقانیہ، ج:۴، ص:۱۶۸| احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۴۳۹)

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا

روزہ دار کیلیئے یہ مکروہ ہے کہ اپنے لعاب (تھوک) کو جمع کر کے پھر نگل لے۔

(ھندیہ، ج:۱، ص:۱۹۹)

کلی میں مبالغہ کرنا

روزہ دار کا، ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

(ھندیہ، ج:۱، ص:۱۹۹)

دانت نکلوانا یا اس پر دواء لگانا

روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا یا اس پر دوا لگانا، سخت ضرورت کی

وقت جائز ہے۔بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔اگر دوا یا خون پیٹ کے اندر چلا جائے اور تھوک پر غالب ہو یا اسکے برابر ہو یا اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(احسن الفتاوی، ج:۴،ص:۴۳۶،شامی، ج:۲،ص:۱۰۷)

ہونٹ پر سرخی لگانا

عورت کا اس طرح ہونٹ پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

(احسن الفتاوی، ج:۴،ص:۴۳۴)

مصنوعی دانت ہونے کی وجہ سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

منہ میں مصنوعی دانت ہونے کی وجہ سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا، پھر عام ہے کہ وہ دانت جسم کا جز بن کر کبھی بھی الگ نہیں ہوتا یا جب چاہے الگ کر سکتا ہے، دونوں طرح کے دانتوں کے منہ میں رہنے کی وجہ سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔

(امداد الفتاوی جدید، ج:۳،ص:۲۷۴ قدیم، ج:۲،ص:۱۴۲)

درس نمبر: (۱۰)

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

درس نمبر: (۱۰)

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

روزہ کی فضیلت:

عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر باسناد حسن)

ترجمہ:۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان (ایک اتنی بڑی) خندق (آڑ) کر دیتا ہے، جس کی مسافت آسمان وزمین کے درمیان ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترھیب، ج:۲، ص:۲۴)

جبکہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھے، اس کو جہنم کی آگ سے سو سال کی مسافت دور کر دیا جاتا ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترھیب، ج:۲، ص:۲۵)

چند اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے:

(۱)۔ مرض جس کے وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو یا روزہ سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، تو عذر ختم ہونے کے بعد قضاء لازم ہے۔

(۲)۔ حاملہ (جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) جن کو روزہ سے اپنی جان یا بچہ کو ایذاء و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن عذر ختم ہونے کے بعد قضاء لازم ہے۔

(۳)۔ شرعی مسافر (یعنی ایسے سفر میں ہو جس میں اسکو نماز میں قصر کا حکم ہوتا ہے، تو اس کیلئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مقیم ہونے کے بعد قضاء ضروری ہے۔

(فتاوی رحیمیہ، ج:۷، ص:۲۷۰)

تاہم! اگر شدید ضرورت نہ ہو، تو روزہ رکھنا افضل ہے اور یہی عزیمت ہے۔

(حقانیہ، ج:۴، ص:۱۹۱)

(۴)۔ ایسے سن رسیدہ ضعیف (بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت) جو روزہ نہ رکھ سکتے ہو، معذور ہو، وہ ہر دن کے روزہ کے عوض فدیہ دیدے کسی غریب کو

(بقدر فطرانہ) لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے کی طاقت عطاء فرمائیں، تو قضاء لازم ہے۔

(۵)۔حیض ونفاس والی عورتوں کیلئے روزہ رکھنااور نماز پڑھنا درست نہیں۔اگر رکھ لیں تو روزہ اداء نہ ہوگا اور اسی طرح اگر نماز پڑھ لیں تو نماز اداء نہ ہوگی، یہ گنہگار ہوگی۔ پاک ہونے کے بعد روزہ کی قضاء لازم ہے، نماز کی نہیں۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۷،ص:۲۰۷)

(۶)۔بھوک اور پیاس کی شدت میں اگر کسی نقصان کا خطرہ ہو، تو اس صورت میں روزہ توڑا جاسکتا ہے، لیکن قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(حقانیہ، ج:۴،ص:۱۹۲)

دواء کے ذریعہ حیض کو بند کرنا

عورت کیلئے حیض (ماہواری) کا آنا، ایک طبعی اور فطری امر ہے، اس لیے شریعت مطہرہ نے ان ایام میں عورت کو معذور سمجھ کر عبادات کی ذمہ داری اس سے اٹھائی ہے، یہی وجہ ہے جدید اور قدیم طب میں حیض (ماہواری) عورت کی صحت اور تندرستی کی نشانی ہے۔ اگر کوئی عورت اُدویات کے ذریعہ اسکو بند رکھے، تو شرعی احکام اس سے متاثر نہیں ہوتے، یعنی حیض نہ آنے پر روزہ اور نماز کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن عورت کی صحت کیلئے نقصان دہ ہونے

کیوجہ سے ایسے کرنے سے احتراز بہتر ہے تاہم اس طرح حیض بند کرنے سے روزہ درست رہے گا۔

(حقانیہ، ج:۴، ص:۱۵۸)

روزہ دار کے سامنے کھانا کھانے کا حکم

مریض اور مسافر اور حیض ونفاس والی عورتیں عذر شرعی کے بناء پر (روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے، لیکن رمضان کا احترام کرکے) روزہ داروں کے سامنے نہیں کھانا چاہئیے، بلکہ پوشیدہ طور پر کھانا چاہیے۔

(فتاوی محمودیہ، ج:۱۰، ص:۱۶۲)

درس نمبر: (۱۱)

قضاءِ روزہ کے مسائل

درس نمبر:(۱۱)

قضاءِ روزہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بعَشْرِ أَمْثَالِھَا إِلَی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّہُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِہِ یَدَعُ شَھْوَتَہُ وَطَعَامَہُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہِ وَلَخُلُوفُ فِمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیحِ الْمِسْكِ والصیام جنۃ واذا کانَ یَوْم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فَإِنْ سبہ احد او قاتلہ فَلْیَقُلْ إِنِّی امْرءٌ صَائِمٌ۔

(بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ سرورکائنات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے، بایں طور کے ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اسکا اجر دونگا (کیونکہ روزہ دار) اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے ہی لیے چھوڑتا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے پروردگا سے ملاقات کے وقت۔ یاد

رکھو! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال (سپر) ہے (اس کی وجہ سے بندہ دنیا میں شیطان کے شر وفریب سے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے) لہذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو، نہ فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ کہہ دے، میرا روزہ ہے۔

(نفحات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، ج:۳، ص:۲۳۸)

روزہ کی قضائی میں دیر نہ کرنا چاہئے

رمضان المبارک کے جو روزے اگر کسی وجہ سے رہ گئے ہو تو رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے انکی قضاء رکھ لے، دیر نہ کرے، بلا وجہ قضاء رکھنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔

(بہشتی زیور، ص:۲۲۳)

قضاء روزوں کی نیت

روزے کی قضاء میں دن (تاریخ) مقرر کر کے قضاء کی نیت کرنا، کہ فلاں تاریخ کے روزے قضاء رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں، البتہ! اگر دو، رمضان کے کچھ کچھ روزے قضاء ہو گئے ہوں، تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے، یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا ہی نہ ہو رکھتا ہوں اور بعض

کے نزدیک اس صورت میں بھی متعین کرنا ضروری نہیں۔

(بہشتی زیور ص ۲۲۳)(ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۳۵۱)

بہت سے قضاء روزوں کی نیت کا طریقہ

اگر کسی شخص کے ذمہ بہت سے فرض روزے باقی ہیں، مثلاً جب سے بالغ ہوا ہے، فرض روزے نہیں رکھا ہے، تو ایسے شخص کو سمجھنا چاہیے کہ روزہ اور نماز دونوں بالغ ہونے سے فرض ہوتی ہے، پس جس وقت سے بالغ ہوا ہے، اسی وقت سے حساب کر کے، ہر دن کے چھ نمازیں، یعنی پانچ فرض نمازیں چھٹی وتر کی نماز کی قضائی پڑھے اور اسی وقت سے ہر رمضان کے روزے رکھے اور روزہ میں رمضان کی تعیین کرے، مثلاً پہلے رمضان کے روزے جو مجھ پر فرض ہوئے اور میں نے نہیں رکھے، اسکے روزے رکھتا ہوں، اس نیت سے ایک مہینہ کے روزے رکھے اسکے بعد دوسرے رمضان کے اسی طرح رکھے یا یہ نیت کرے کہ آخری رمضان کے روزے جو مجھ پر فرض ہوئے اور میں نے نہیں رکھے وہ رکھتا ہوں۔

(فتاوی محمودیہ ج ۱۰، ص:۱۶۴)

یا قضاء روزوں کی اس طرح نیت کرے کہ میرے جتنے روزے قضاء ہیں ان میں سے پہلے روزہ کی قضاء رکھتا ہوں، ہر مرتبہ یہی نیت کرتا رہے، یہاں تک کہ اسکے ذمہ میں قضاء شدہ روزوں کی تعداد مکمل ہو جائے۔

(کفایت المفتی، ج:۶، ص:۳۷۸، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۳۵۲)

قضاءروزں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے

قضاء روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح صادق ہوجانے کے بعد نیت کی تو صحیح نہیں ہوئی، بلکہ وہ نفل ہوگا، قضاء کا روزہ پھر سے رکھے کفارے کے روزوں کا اور نذر غیر معین کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے۔

(ماہ رمضان کے فضائل واحکام، ص:۱۵۳، ھندیہ، ج:۱، ص:۱۹۶)

قضاءروزوں کو پے در پے رکھنا ضروری نہیں

جتنے روزے قضاء ہوچکے ہیں ان کو پے در پے رکھنا ضروری نہیں چاہے سب کو ایک دم رکھ لے چاہے جدا جدا رکھ لے دونوں طرح درست ہے۔

(بہشتی زیور، ص:۲۲۳، فقہ العبادات، ص:۳۳۵)

قضاءروزوں میں اتنی دیر کرنا کہ دوسرا رمضان آجائے

رمضان کے روزوں کی ابھی تک قضاء نہیں رکھی تھی اور دوسرا رمضان آگیا، تو اب (اس دوسرے) رمضان کے اداء روزہ رکھے اور عید کے بعد قضاء رکھے، لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔

(بہشتی زیور، ص:۲۲۳)

نابالغ پر قضاء رکھوانا ضروری نہیں

نابالغ بچہ اگر روزہ توڑ دے، تو اس کی قضاء رکھوانا ضروری نہیں، ہاں

اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا واجب ہے پھر اگر سات برس کا ہو تو زبانی کہا جائے اور اگر دس برس کا ہو تو مار کر نماز پڑھائی جائے۔

(احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۴۴۰)

درس نمبر: (۱۲)

کفارہ کے مسائل

درس نمبر: (۱۲)

کفارہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عن سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه عن النبی ﷺ قال إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

(رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی)

ترجمہ: ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کا نام "ریان" ہے، اس سے روزہ دار قیامت کے دن داخل ہونگے اور ان کے سوا کوئی اور اس سے نہ گزر سکے گا، جب وہ داخل ہو چکیں گے، تو دروازہ بند کر دیا جائیگا، پھر اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(البشیر والنذیر، ج:۲، ص:۱۸)

لذت کے طور پر کوئی چیز کھانے سے روزے کا حکم

اگر کسی شخص کو رمضان کا روزہ یاد تھا، مگر پھر بھی ایسی چیز جو غذاء یا دواء

یالذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، قصداً کھالیا، پی لیا، تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور اس روزہ کی قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔

(مسائل رمضان، ص:۹)

صرف رمضان کے روزے کو قصداً توڑنے سے کفارہ ہے

روزہ کے توڑنے سے کفارہ اس وقت لازم آتا ہے کہ رمضان شریف میں روزہ توڑدے رمضان کے سواء اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا، اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضائی نہ ہو۔

(بہشتی زیور ص:۲۲۸)

کفارہ ادا کرنے کی تفصیل

رمضان المبارک کے روزے کو قصداً توڑنے کی صورت میں جو کفارہ واجب ہوتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک روزہ کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے۔ اگر غلام آزاد کرنا ممکن نہ ہو (جیسے آج کل) تو ساٹھ روزے مسلسل (پے درپے) رکھنا واجب ہے۔ اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ جب کفارہ کے ساٹھ روزے رکھے، تو بلاناغہ مسلسل (پے درپے) ساٹھ روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر درمیان میں ناغہ کیا اور صرف ایک ہی دن روزہ نہیں رکھا، تو بھی نئے سرے سے دوبارہ روزہ رکھنا واجب ہوگا پچھلے روزوں کا اعتبار نہ ہوگا۔ اگر کسی عورت کو کفارے کے روزہ کے درمیان

حیض (ماہواری) آجائے ،تو حیض کے وجہ سے جو ناغہ ہوگا، وہ معاف ہے۔حیض بند ہوتے ہی بقیہ روزے رکھنا شروع کردے ،مثلاً بیس(۲۰) روزے رکھنے کے بعد حیض آجائے ،تو حیض سے پاک ہونے کے بعد صرف بقیہ چالیس(۴۰)روزے رکھے،کفارہ اداء ہوجائے گا۔

(روزے کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا ص:۱۶۳، ۱۶۴)

نفاس کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ

نفاس (یعنی بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والاخون) کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے اور وہ لگا تار روزے نہیں رکھ سکی،تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا سب روزے پھر سے رکھنے پڑینگے۔

(بہشتی زیور ص ۲۳۲)

بیماری کیوجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ

اگر دکھ بیماری کیوجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد از سرِ نو روزہ رکھنا شروع کرے۔

(بہشتی زیور ص:۲۳۲)

کفارہ کے روزوں کے درمیان رمضان کا آنا

اگر کفارہ کے بیچ میں رمضان کا مہینہ آگیا تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا رمضان کے بعد سب روزے پھر سے رکھنے پڑینگے۔(بہشتی زیور ص:۲۳۲)

کفارہ کے روزے چاند کے حساب سے

کفارہ کے روزے اگر چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیئے تھے، تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ وہ مہینے ۲۹، ۲۹ کے ہو یا ۳۰، ۳۰ کے، لیکن اگر درمیان مہینہ سے شروع کی، تو ساٹھ دن پورا کرنا ضروری ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۴ ص ۲۰۸)

کفارہ کے روزوں پر قادر نہ ہونے کی صورت میں

جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو، وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۃ الفطر کی مقدار کا غلہ یا اس کی قیمت دیدے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۴ ص: ۲۰۸)

کفارہ نقد رقم کے حساب سے

اگر کوئی شخص کفارہ نقد رقم سے اداء کرنا چاہے تو ایک مسکین کو ایک دن میں صرف دو وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے۔ اگر ایک مسکین کو ایک دن میں دو وقت سے زیادہ کا پیسہ دیا گیا، تو وہ صرف ایک دن کا شمار ہوگا اس لیئے یا تو ایک مسکین کو روزانہ دو، وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے یا ایک ہی دن میں یا مختلف ایام میں ساٹھ مسکینوں کو الگ الگ دو وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے البتہ فدیہ کی رقم کی ایک ہی دن میں ایک مسکین کو جتنی بھی دیگا فدیہ اداء ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۱۶۷)

درس نمبر: (۱۳)

فدیہ کے مسائل

درس نمبر:(۱۳)

فدیہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عَن ابن عَباس رضی اللّٰہ تعالی عنهما اَنّ رسولَ اللّٰہ ﷺ بَعثَ أبا مُوسی عَلیٰ سَرِیّۃٍ فِي الْبَحْرِ فَبینما هُمْ کَذٰلِكَ قدْ رَفعُوا الشِّرَاعَ فِي لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ إذَا هَاتِفٌ فوْقَهُمْ یَهْتِفُ یَا أَهْلَ السَّفِینَۃِ قِفُوْا أُخْبِرْکُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰہُ عَلیٰ نَفْسِہٖ فقال أبو مُوسی أَخْبِرْنَا إنْ کنتَ مُخْبِراً قال إن اللّٰہَ تبارَكَ وتعالیٰ قَضیٰ علیٰ نَفْسِہٖ أنّہٗ مَنْ أعْطَشَ نَفْسَہٗ لہٗ فِيْ یَوْمٍ صَائِفٍ سَقَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْعَطَشِ۔

(رواہ البزاز باسناد حسن ان شاء اللّٰہ تعالیٰ)

ترجمہ: ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت کا جو سمندر کے راستے سے جاتی تھی، امیر بنا کر بھیجا، جب اندھیری رات میں انہوں نے بادبان اٹھایا، تو ان کے اوپر سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی (آواز دینے والا نظر نہیں آرہا تھا) اے کشتی والو! ٹھہرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک فیصلہ فرمایا ہے، میں تم کو وہ بتلاتا ہوں۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر بتلانا چاہو، تو بتلاؤ (کیا فیصلہ فرمایا ہے؟) اسنے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے، جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کیلئے گرمی کے دن پیاسا رکھے گا (روزہ

رکھے گا) اللہ تعالیٰ اس کو پیاس والے (قیامت کے) دن سیراب کریگا۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترھیب، ج:۲، ص:۲۱)

شیخ فانی اور دائمی مریض کے فدیہ

جوشخص اتنا بوڑھا ہوگیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یا اتنی بیمار ہوگیا کہ نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے نہ آئندہ صحت کی امید ہے، تو ایسا شخص روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دیدے یا غلہ کی قیمت دیدے یا صبح شام مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلادے۔

(بہشتی زیور، ص:۲۳۶)

فدیہ دینے کے بعد اگر روزہ رکھنے کی واپس آئی

اگر فدیہ دینے والے کی طاقت واپس آگئی یا بیماری سے اچھا ہوگیا، تو سب روزوں کی قضاء رکھے گا اور جو فدیہ دیا ہے اسکا ثواب الگ ملے گا۔

(بہشتی زیور، ص:۲۳۶)

بدنی عبادات دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کیا جاتی

بدنی عبادات، مثلاً: نماز، روزہ کسی دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کی جاسکتی، جو شخص خود روزہ نہ رکھ سکتا ہو، شریعت نے اس کیلئے فدیہ کا حکم تجویز کیا ہے (بشرطیکہ قضائی لانے پر قدرت نہ رکھے)۔

(آپ کے مسائل روزہ انکا حل، ج:۴ ص ۶۰۳)

موت سے پہلے روزوں کی وصیت کرنا

جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ اسکے ذمہ روزے ہیں یا نمازیں اس پر فرض ہے کہ موت سے پہلے وصیت کرے، تاکہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کردیا جائے۔ اگر موت سے پہلے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۴ ص ۱۰۱)

میت کی وصیت پر عمل کرنا لازمی ہے

اگر میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو، تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز، تکفین اور اداء قرضہ جات کے بعد اسکی جتنی جائیداد باقی ہے، اس کی تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۴ ص ۱۰۱)

وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارث کا اپنی طرف سے فدیہ ادا کرنا

اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز اور روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ یہ فدیہ قبول کرلیا جائیگا۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۴ ص ۱۰۱)

فدیہ یک مشت ادا کرنا لازمی نہیں

اگر وارث کے پاس اتنا مال نہیں کہ مرحوم کی جانب سے نمازوں اور روزوں کا فدیہ یک مشت ادا کر سکے، تو تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

(آپ کے مسائل روزہ اور اکا حل، ج: ۴ ص ۶۰۲)

درس نمبر: (۱۴)

مسائلِ تراویح

درس نمبر: (۱۴)

مسائل تراویح

تراویح کے بیس رکعتوں کا ثبوت:

عن ابنَ عباس رضی اللّٰہ تعالی عنهما ان رسول اللّٰہ ﷺ کَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً، سِوَى الْوِتْرِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ص: ۲۸۶)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) پڑھا کرتے تھے بغیر وتر کے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۵۵)

أَجْمَعَ الصَّحابةُ علیٰ أَنَّ التَّرَاوِيحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً۔

ترجمہ:۔بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے۔

(المرقاۃ شرح المشکوۃ، ج:۳، ص: ۳۸۲)

لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ بِأَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ رَكْعةً فِي التَّرَاوِيحِ۔

(العرف الشذی علی هامش سنن الترمذی، ج: ۱، ص: ۱۶۶)

ترجمہ:۔تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں ہیں بیس ۲۰ سے کم کا چاروں اماموں میں سے کوئی قائل بھی نہیں ہے۔

آٹھ رکعت والی روایت نماز تہجد کے متعلق ہے اور نماز تہجد تراویح سے جدا ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۴، ص:۶۰۳)

تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن کریم سنت ہے

تراویح سنت مؤکدہ ہے، بغیر عذر کے تراویح کو چھوڑ دینے والا عاصی اور گنہگار ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۴، ص:۲۱۶)

تراویح مرد عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے

قرآن کریم کو ایک مرتبہ تراویح میں ختم کرنا سنت ہے، لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم قرآن کریم کو نہیں چھوڑنا چاہئیے۔

(عمدۃ الفقہ، ج:۲، ص:۳۲۸)

تراویح مرد عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے

تراویح مرد، عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے مگر عورتوں کیلئے جماعت سنت مؤکدہ نہیں ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۴، ص:۶۱۲)

نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اقتداء

نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اقتداء (جیسے فرض نماز میں جائز نہیں ہے)

اسی طرح نماز تراویح میں بھی جائز نہیں ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۴، ص:۶۰۹ بحوالہ شامی، ج:۱، ص:۵۷۷)

تراویح میں ہر دو رکعت کیلئے الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے

تراویح کی نماز میں ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے، باقی تراویح کی بیس (۲۰) رکعتوں کیلئے شروع میں ایک نیت کر لینا بھی کافی ہے، لیکن یہ بہتر نہیں (طریقہ نیت یہ ہے) اگر امام کے پیچھے تراویح پڑھ رہا ہے تو نیت اس طرح کرے کہ، میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہا ہوں، اللہ اکبر۔ تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں اس طرح نیت کرے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں، اللہ اکبر۔ اس کے بعد ہاتھ باندھ لے (مرد ہے تو ناف کے نیچے اگر عورت ہے تو سینہ پر ہاتھ باندھ لے)۔

(تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۲۷۳)

اگر مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہو چکی تھی

کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہو چکی تھی، تو اس کو چاہیئے پہلے فرض اور سنتیں پڑھے پھر تراویح میں شریک ہو جائے اور چھوٹی ہوئی تراویح کو دو ترویحوں کے درمیان جلسہ کے وقت پوری کر لے اگر موقع نہ ملے تو وتروں کے بعد پڑھے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۸۵)

عورتوں کی جماعت عورت کی اقتداء میں مکروہ ہے

عورتوں کی جماعت اس طرح کہ عورت ہی امام ہو مکروہ ہے، خواہ تراویح کی جماعت ہو یا غیر تراویح سب میں عورت کا امام ہونا عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۴ ص ۲۰۳)

تراویح ختم کرنے کے بعد دعاء کرنا مستحب ہے

تراویح ختم کرنے کے بعد دعاء مانگنا درست اور مستحب ہے اور معمول سلف وخلف ہے، وتر کے بعد دعاء ضروری نہیں ہے، ختم تراویح کے بعد دعاء کافی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۴ ص ۱۹۲)

ختم قرآن کریم کے مسنون طریقہ

تراویح میں ختم قرآن کریم کے مسنون طریقہ یہ ہے کہ انیسویں رکعت میں ''سورۃ الناس'' تک پڑھے اور بیسویں رکعت میں ''سورۃ البقرۃ'' شروع سے کچھ حصہ پڑھے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص: ۳۰۳، احسن الفتاویٰ، ج: ۳، ص:۵۰۸، فتاویٰ رحیمیہ، ج:۶، ص:۲۴۱)

لیکن احسن الفتاوی ج 10 ص: 355 میں جو مضمون ہے وہ مشہور اور مروجہ طریقہ ختم قرآن کے خلاف ہے۔

لہذا اختلاف سے نکلنے کے لیے اٹھارویں رکعت میں سورہ ناس پر قرآن کریم ختم کر کے پھر انیسویں اور بیسویں رکعت میں سورہ بقرہ کے ابتداء سے پڑھیں۔

فوت شدہ تراویح کی قضاء نہیں ہے

اگر تراویح کسی وجہ سے فوت ہو جائے تو ان کی قضاء نہیں نہ جماعت کے ساتھ نہ بغیر جماعت کے۔ اگر کسی نے قضاء پڑھی تو تراویح نہ ہوگی بلکہ نفلیں ہونگی۔

(فتاوی محمودیہ، ج:۷، ص:۲۸۶)

عورتوں کا مسجد جانا مکروہ ہے

بعض مسجدوں میں عورتوں کیلئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے، مگر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے، ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید سننے کے بنسبت افضل ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۴، ص:۱۹۸)

درس نمبر: (۱۵)

مسائلِ تراویح

درس نمبر:(۱۵)

مسائلِ تراویح

تراویح کی فضیلت:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (رواه الجماعة)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو یقین اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان (کی راتوں) میں کھڑا رہا (یعنی تراویح پڑھی) اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (جماعت محدثین نے اسے روایت کی ہے)۔

(درس آثار السنن، ص:۳۱۰)

تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہوجائے

اگر بعض کہتے ہیں بیس رکعتیں پوری ہوگئی اور بعض کہتے ہیں نہیں بلکہ اٹھارہ رکعتیں ہوئی ہیں تو جس طرف امام کا رجحان ہو اسپر عمل کرے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۸۸)

رکوع کے انتظار میں بیٹھا رہنا

جماعت ہورہی ہے اور ایک شخص بیٹھا رہتا ہے جب امام رکوع میں جاتا ہے تو فوراً یہ بھی نیت باندھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوجاتا ہے یہ فعل مکروہ ہے اور تشبہ بالمنافقین ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۹)

اپنی مسجد میں ختم نہ ہونے کی صورت میں دوسری مسجد جانا

اگر اپنی مسجد کا امام قرآنِ شریف کا ختم نہ کرے تو پھر کسی دوسری مسجد میں جہاں پر ختم قرآن ہو (وہاں جاکر) تراویح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ختم قرآن کی سنت وہیں حاصل ہوگی۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۹۲)

امام کے سلام کے وقت مقتدی سویا تھا

اگر امام نے سلام پھیر دیا مقتدی سویا ہوا تھا، اب اگر مقتدی کو یاد ہے کہ میں نے ''التحیات'' کا اتنے حصہ پڑھا ہے اور اتنا باقی ہے تو ''التحیات'' کو پورا کرکے سلام پھیر دے۔ اگر یاد نہیں ہے کہ کہاں تک پڑھا تو سلام پھیر دے امام کے ساتھ دوسرے ترویحہ میں شریک ہوجائے۔

(الفتاویٰ التاتارخانیہ، ج:۲، ص:۳۳۶)

مکمل قرآن مجید کا ایک مرتبہ تراویح میں سننا سنت ہے

تراویح میں مکمل قرآن مجید کا ایک مرتبہ سننا سنت ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص سفر کرنا چاہتا ہے، تو رمضان المبارک میں سفر کرنا منع نہیں ہے، البتہ! جو شخص قرآن کریم کا ختم مسنون طریقہ سے سننا چاہتا ہے، تو سفر میں عام طور یہ سنت اس سے رہ جاتی اور سنت ادا نہیں ہوتی ۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ پورا قرآن مجید تراویح میں سن لے پھر سفر شروع کرے۔

(کتاب الفتاویٰ، ج:۲، ص:۲۲)

تراویح کے ہر چار رکعات کے بعد دعاء مانگنا مستحب ہے

تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد دعاء مانگنا تسبیح وتہلیل اور درود شریف پڑھنا جائز ہے اور مستحب ہے اور جو دعاء بھی پڑھے جائز ہے کسی خاص دعاء کی تخصیص نہیں، لیکن ''سبحان ذی الملک والملکوت'' (والی دعاء) پڑھنا زیادہ بہتر ہے اور معمول اکابر ہے۔

(کتاب الفتاوی، ج:۲، ص:۲۴)

گھر پر تراویح کی جماعت کرنا

گھر پر تراویح کی جماعت کرنے سے بھی فضیلت حاصل ہو جائیگی لیکن مسجد میں پڑھنے کا جو ستائیس درجہ ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۷، ص:۲۸۲ ادارہ الفاروق)

لیکن گھر میں تراویح اس وقت جائز ہے کہ مسجد کی تراویح پر اس طرح کا اثر نہ پڑے کہ مسجد کی تراویح بالکل بند ہو جائے اسوقت سب گناہگار ہوں گے۔

(کتاب الفتاویٰ، ج:۲،ص:۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا چاہئے

تراویح میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی آیت کو بھی بلند آواز سے پڑھنا چاہئے، آہستہ پڑھنے سے امام کا تو قرآن شریف پورا ہو جائیگا مگر مقتدیوں کا پورا نہیں ہوگا۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل، ج:۴،ص:۱۹۲ فتاویٰ محمودیہ، ج:۷،ص:۲۹۲)

حافظ کا اجرت لینا

رمضان المبارک میں تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کر کے اُجرت یا معاوضہ لینا دینا درست نہیں اور بحکم "المعروف کالمشروط" جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے، اس حالت میں صرف تراویح پڑھنا اور اجرت کا قرآن مجید نہ سننا بہتر ہے اور صرف تراویح اداء کر لینے سے (بغیر ختم قرآن کے) قیام رمضان کی فضلت حاصل ہو جائیگی۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۴،ص:۱۸۶، تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص ۱۴۴)

ستائیسویں شب کوختم کرنا مستحب ہے

ستائیسویں شب کوختم کرنا مستحب ہے۔ مٹھائی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، لوگوں نے اسے ضروری سمجھ لیا ہے اور بڑی پابندی کیساتھ اس پر عمل کیا جاتا ہے، لوگوں کو چندہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے، مسجدوں میں بچوں کا اجتماع اور شور وغل وغیرہ خرابیوں کے پیش نظر اس دستور (طریقہ) کوموقوف (بند) کردینا ہی بہتر ہے، امام تراویح اور کوئی (بغیر چندہ کے) کبھی کبھی شیرینی تقسیم کرے اور مسجد کی حرمت کا لحاظ رکھا جائے تو درست ہے مسجد کا فرش خراب نہ ہو خشک چیز ہو اور مسجد کی بے احترامی لازم نہ آئے تو درست ہے، بہتر یہ ہے کہ دروازے پر تقسیم کیا جائے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۶،ص:۲۴۴ فتاویٰ محمودیہ، ج:۷،ص:۲۹۲)

درس نمبر: (۱۶)

نفلی روزے

درس نمبر:(۱۶)

نفلی روزے

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت:

عن ابی ایوب رضی اللّٰہ تعالی عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اسکے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔

(معارف الحدیث ج ۲ حصہ چہارم، ص:۳۷۸)

شوال کے روزوں کو عید الفطر کے بعد فوراً رکھنا اور پے در پے رکھنا ضروری نہیں

شوال کے روزے عید الفطر کے دوسرے دن سے رکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ شوال کے مہینے میں جب بھی چھ روزے رکھ لے رکھ سکتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ان کو پے در پے رکھے بلکہ لگاتار رکھے یا متفرق طور پر

دونوں صورتوں میں پورا ثواب مل جائیگا۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۴، ص: ۶۴۴)

شوال کے مہینہ میں قضاء روزہ رکھنا

شوال کے مہینہ میں قضاء روزہ رکھا جا سکتا ہے، لیکن شوال کے چھ روزے رکھنے کی جو فضیلت ہے وہ اس صورت میں حاصل ہوگی جب کہ قضاء کے علاوہ چھ نفلی روزے رکھے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۴، ص: ۶۴۴)

ایام بیض کے روزے

عن قتادة ابن ملحان رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وقَالَ هِيَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

(رواه الترمذی والنسائی)

ترجمہ:۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی مہینہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کو روزہ رکھا کریں اور فرماتے تھے کہ مہینے کے ان تین دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ چہارم، ص: ۳۶۴)

یوم عاشوراء کا روزہ اور اسکی تاریخی اہمیت

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما ان رسول اللّٰہ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے یہود کو عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ رکھتے دیکھا، آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا (تمہاری مذہبی روایات میں) یہ کیا خاص دن ہے (اور اس کی کیا خصوصیت اور اہمیت ہے) کہ تم اسکا روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں یہ بڑی عظمت والا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو نجات دی تھی اور فرعون اور اسکے لشکر کو غرق آب کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر میں اس دن کا روزہ رکھا تھا اس لیئے ہم بھی (ان کی پیروی میں) اس دن روزہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

والسلام سے ہمارا تعلق تم سے زیادہ ہے اور ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور امت کو بھی اس دن کے روزہ کا حکم دیا۔

(معارف الحدیث، ج:۳ حصہ چہارم، ص:۳۶۴)

لیکن دوسری روایت میں ہے کہ:

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ ان شاء اللہ جب اگلا سال آئیگا تو ہم نویں کا (بھی) روزہ رکھیں گے۔

(معارف الحدیث، ج:۳ حصہ چہارم، ص:۳۶۶)

یوم عاشوراء کے ساتھ نویں یا گیارھویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے

لہذا محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسکے ساتھ نویں یا گیارھویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(بہشتی زیور ص۲۲۶)

صرف دسویں محرم کو روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن ثواب ملے گا

اور کراہت تنزیہی ہے، لیکن اگر کوئی صرف دسویں محرم کا روزہ رکھے مکروہ ہے لیکن ثواب اس کا بھی ملے گا۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۰، ص: ۱۹۳)

درس نمبر:(۱۷)

نفلی روزے

درس نمبر:(۱۷)

نفلی روزے

عشرۃ ذی الحجہ اور یوم العرفۃ کا روزہ:

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنوں میں کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے) اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔

(معارف الحدیث، ج:۳ حصہ چہارم، ص:۳۶۷)

عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اسکے پہلے والے سال اور بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجائیگا۔

(معارف الحدیث ج ۳ حصہ چہارم، ص:۳۶۷)

خاص دنوں میں نفلی روزے

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر کو اور جمعرات کو اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میری عمل کی پیشی ہو تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔

(معارف الحدیث، ج:۳ حصہ چہارم، ص:۳۶۹)

پندرھویں شعبان کا روزہ

شعبان کے پندرھویں دن کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، عام نفل روزوں کی بنسبت اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص ۱۲۶، ھندیہ، ج:۱، ص:۲۰۲، حقانیہ، ج:۴، ص:۱۵۲ بہشتی زیور ص ۲۲۶)

سال بھر میں پانچ روزیں ممنوع اور حرام ہے

سال بھر میں پانچ روزے ممنوع اور حرام ہیں: عید الفطر، عید الاضحیٰ، ۱۱ ذی الحجہ، ۱۲ ذی الحجہ، ۱۳ ذی الحجہ۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۴۱۱ بہشتی زیور تیسرا حصہ، ص:۲۲۵)

پانچ روزے کتب حدیث سے ثابت نہیں

۲۷ رجب/ ۲۵ ذی قعدہ/ ۱۸ ذی الحجہ/ ۲۲ محرم/ ۱۲ ربیع الاول، یہ پانچ روزے کتب حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۰، ص:۲۰۲)

۲۷ رجب کے متعلق جو فضیلت مشہور ہے وہ غلط ہے

۲۷ رجب کے متعلق بہت بڑی فضیلت مشہور ہے کہ ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے، اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے، یہ بات غلط ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۴۵۶، محمودیہ، ج:۱۰، ص:۲۰۲)

یوم الشک کا روزہ

''یوم الشک'' یعنی ۳۰ شعبان کو احتیاطاً اس نیت سے روزہ رکھنا کہ اگر رمضان ہوگیا تو فرض روزہ اداء ہوجائیگا ورنہ نفلی ہوگا یہ روزہ ناجائز اور مکروہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۳۳۷، محمودیہ، ج:۱۰، ص:۲۰۱)

درس نمبر: (۱۸)

اقسام اعتکاف

درس نمبر: (۱۸)

اقسام اعتکاف

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهماان النبی ﷺ قال فی الْمُعْتَكِف وهُوَ يعتكف الذنوب ويجرى له مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

(روابن ماجہ، مشکوۃ شریف، ج:۱، ۱۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: کہ وہ (اعتکاف کی وجہ سے) گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے اور نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ چہارم، ص:۳۴۰)

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔واجب ۲۔سنت مؤکدہ ۳۔مستحب

۱)۔اعتکاف واجب:

اعتکاف واجب یہ ہے کہ اگر کسی نے منت (نذر) مانی، پھر وہ نذر و منت خواہ غیر معلق ہو، جیسے کہ کوئی شخص بغیر کسی شرط کی اعتکاف کے نذر

کرے کہ مثلاً (اس طرح کہدے) کہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے تین دن کا اعتکاف کرونگا یا معلق، جیسے: کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے دو دن کا اعتکاف کرونگا تو (دونوں صورتوں میں) یہ اعتکاف کرنا واجب ہوگیا۔ اور اسکے ساتھ خود بخود روزہ واجب ہوگیا؛ کیونکہ اعتکاف واجب کیلئے روزہ شرط ہے، جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھونگا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا (یہ تو اعتکاف واجب کے متعلق بات تھی)۔

۲)۔اعتکاف مسنون:

رمضان شریف کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے یہ رمضان المبارک بیس تاریخ کی شام کو سورج چھپنے کے وقت سے شروع ہوجاتا ہے اور عید کا چاند خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا چاند نظر آتے ہی ختم ہوجاتا ہے۔ یہ اعتکاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پابندی کیساتھ کیا ہے احادیث صحیحہ سے منقول ہے اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی محلہ یا بستی میں بعض لوگوں کے کرلینے سے سب کے ذمہ سے اداء ہوجاتا ہے اگر کوئی بھی نہ کرے (اعتکاف میں نہ بیٹھے) تو سب کے اوپر اس کا وبال (گناہ) ہوگا۔

۳)۔اعتکاف مستحب:

اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں اور نہ اس کے لیے مقدار مقرر ہے

ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقت کا ہوسکتا ہے، جیسے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے تھوڑی دیر کا بھی اعتکاف جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ اس وجہ سے ہر شخص کیلئے مناسب ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو اعتکاف کی نیت کرلیا کرے۔ (جتنے وقت) نماز وغیرہ میں مشغول رہے اعتکاف کا ثواب بھی (ملتا) رہے گا۔

(مسائل رفعت قاسمی مسائل اعتکاف، ج:۴، ص:۹)

لہٰذا مسجد میں داخل ہونے کے وقت "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" کے ساتھ "نَوَیْتُ الْاِعْتِکَافَ مَادُمْتُ فِی الْمَسْجِد" کہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج۷، ص:۲۷۸)

مسنون اعتکاف کے وقت

مسنون اعتکاف کیلئے ضروری ہے کہ ۲۰ رمضان المبارک کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہوجائے اور اعتکاف کی نیت بھی غروب آفتاب سے پہلے کرے۔ اگر غروب کے بعد مسجد میں داخل ہوا یا مسجد میں پہلے سے موجود تھا، مگر نیت غروب کے بعد کرلیا تو یہ اعتکاف مسنون نہیں ہوگا۔

(مسائل رمضان، ص:۳۶ بحوالہ ھندیہ، ج:۱، ص:۲۱۱ رشیدیہ)

اعتکاف کی نیت

اعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اعتکاف کے ارادہ سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے۔ اگر زبان سے بھی کہدے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت

کرتا ہوں تو بہتر ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۴، ص:۶۲۶)

اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے

حقوق کے اعتبار سے اپنے محلہ کی مسجد ہی کا زیادہ حق ہے اس لیئے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے اور جو شخص محلہ کی مسجد میں اعتکاف کریگا، اس کو اپنے اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا اور اہل محلہ کو سنت ترک کرنے (چھوڑنے) کے وبال سے بچانے کی وجہ سے الگ ثواب بھی ملیگا۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۳۶۴)

لہٰذا اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا دوسری بڑی مسجد میں اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

(ہندیہ، ج:۱، ص:۲۱۱)

درس نمبر: (۱۹)

فوائد اعتکاف

درس نمبر:(۱۹)

فوائد اعتکاف

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہاان النبی ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ أَزْوَاجُہُ مِنْ بَعْدِہٖ ﷺ۔

(مشکوۃ شریف، ج: ۱ ص ۱۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس دنیا سے اٹھایا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اعتکاف کیا۔

(مظاہر حق، ج:۲، ص:۳۶۵)

اعتکاف کی حکمتیں اور فائدے:

(۱)۔ اعتکاف میں انسان کو یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے اور دل دنیا کی فکروں سے خالی ہو جاتا ہے، جب انسان تنہائی میں رہے گا، تو آہستہ آہستہ دل پوری طرح دنیا کے خیالات سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیگا اور اسمیں عبادتوں کے انوار و برکات حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی۔

(۲)۔ لوگوں کے ملنے جلنے اور کاروبار کی مشغولیات میں جو انسان سے

چھوٹے موٹے بہت سے گناہ ہوجاتے ہیں اعتکاف میں ان سے حفاظت رہتی ہے۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں دوڑ کر اسے اپنا لیتا ہوں''۔ اعتکاف کرنے والا تو اپنا گھر در چھوڑ کر صرف قریب ہی نہیں بلکہ خدا کے در پر آ کر پڑ جاتا ہے، تو اب آپ اندازہ لگایئے کہ اللہ تعالیٰ معتکف سے کتنا قریب ہوگا اور اس پر کتنا زیادہ مہربان ہوگا۔

من تقرب الی شبرا تقربت الیه باعا من اتانی یمشی اتیته هروله

(۴)۔ شریف لوگ اپنے گھر پر آیئے ہوئے مہمان کی عزت واکرام کیا کرتے ہیں تو کیا کریموں کا کریم، داتاؤں کا داتا اپنے گھر پر آئے ہوئے مہمان کی عزت واکرام نہیں کریگا؟

(۵)۔ شیطان انسان کا قدیمی دشمن ہے، لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کے گھر میں ہے تو گویا مضبوط قلعہ میں ہے، شیطان اب اسکا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(٦)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، اسے نماز ہی کا ثواب ملتا ہے، اعتکاف میں یہ ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

(۷)۔ جب تک آدمی اعتکاف میں رہتا ہے اسے عبادت کا ثواب

ملتا رہتا ہے، خواہ وہ خاموش بیٹھا رہے یا سوتا رہے یا اپنے کسی اور کام میں مشغول رہے۔

(۸)۔ اعتکاف کرنے والا ہر ہر منٹ عبادت میں ہے، تو شب قدر حاصل کرنے کا بھی اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں، کیونکہ جب بھی شب قدر آئیگی یہ بہر حال عبادت میں ہوگا۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴، ص:۸)

(۹)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ بندہ بھی ہے جس کا دل مسجد کے اندر اٹکا رہتا ہے، یعنی وہ کام کاج کیلئے گھر آئے، دفتر جائے آفس جائے کارخانے میں جائے یا دنیا کے دوسرے معاملات کرے تو وہ پریشان رہے اور جیسا ہی فارغ ہوکر مسجد پہنچے تو وہاں جا کر اسے سکون آئے۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے جگہ ملے گی اور جو آدمی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائیگا تو اسکو عرش کا سایہ بطریق اولیٰ ملے گا (اس لیئے کہ معتکف کام کاج گھر بار سب چھوڑ کر ہمیشہ مسجد میں عبادت میں مشغول ہے) لہذا اعتکاف میں بیٹھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

(۱۰)۔ میدان حشر میں سختی اور پریشانی کے دن نرمی اور آسانی کیلئے نبی کریم ﷺ نے ایسے اعمال کی تعلیم دی جن سے انسان مسجد میں بیٹھنے کا عادی بنے، مثلاً: فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے سورج

طلوع ہونے تک ذکر وعبادت کرتا رہے، اور پھر اگر دورکعت نفل پڑھ لے تو دورکعت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائیں گے اسی طرح جمعہ کے دن جو آدمی مسجد میں سب سے پہلے آجاتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ انعام دیتے ہیں، یہاں تک کہ گذشتہ جمعہ سے لیکر اس جمعہ تک جتنے گناہ کیے اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

فضائل بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایماندار حضرات زیادہ سے زیادہ مسجد میں بیٹھنے کی عادت ڈالیں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے اور مسجد میں اعتکاف کرنا سنت بھی ہے اور ان تمام عبادتوں کا جامع بھی ہے اور ہر آن ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے، اسی وجہ سے اعتکاف میں بیٹھنے والے بڑے خوش نصیب ہے۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۵۶)

درس نمبر: (۲۰)

مسائل اعتکاف

درس نمبر:(۲۰)

مسائل اعتکاف

فضیلت اعتکاف:

وَمَنِ اعْتَکَفَ یَوْماً ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تعالیٰ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی واللفظ لہ ھٰذا آخر الحدیث)

ترجمہ:۔ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اسکے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترھیب ج ۲، ص:۱۰۸)

مسجد کی حدود کو معلوم کرنا

مسجد کی حدود سے لاعلمی کی وجہ سے بہت سارے معتکف اپنا اعتکاف توڑ بیٹھتے ہیں اس لیئے معتکف کو چاہیئے اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے متولی مسجد سے پوچھ کر مسجد کی حدود معلوم کر لے۔

(مسائل رمضان، ص:۳٦)

بھول کر مسجد سے نکلنا

اگر کوئی شخص نسیاناً (بھول کر) مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہوجائیگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴،ص:۵۰۷ بحوالہ شامی)

ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴،ص:۵۱۰)

نماز جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنا

نماز جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۰،ص:۲۴۲)

وضوء خانہ پے بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونا

وضوء سے پہلے یا بغیر ارادہ وضوء کے وضوء خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونے سے اعتکاف فاسد ہوجائیگا (اسی طرح) وضوء کے بعد وضوء خانہ پر کھڑے ہو کر رومال سے وضوء کا پانی خشک کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجائیگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴،ص:۵۱۷)

معتکف کا بیماری کیوجہ سے مسجد سے نکلنا

حالت اعتکاف میں بیمار ہوگیا اور دوا لا کر دینے والا کوئی نہ ہو یا ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہو، تو دوا کیلئے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور اس روز کے قضاء لازم ہے، البتہ! سخت مجبوری کی صورت میں نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا اعتکاف بہر حال فاسد ہوجائیگا اور قضاء لازم ہوگی۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴، ص:۵۱۸)

بیت الخلاء بند ہونے کی صورت میں معتکف کا وہاں انتظار کرنا

اگر معتکف قضاء حاجت کیلئے جائے اور بیت الخلاء خالی نہ ہو تو وہاں انتظار کرسکتا ہے واپس مسجد آنا ضروری نہیں ہے۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴، ص:۵۱۸)

معتکف کا جمعہ نماز کیلئے جانا

اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا بہتر ہے کہ اسمیں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اگر ایسے گاؤں میں اعتکاف کیا گیا کہ اس گاؤں میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہو تو معتکف کو دوسرے قصبہ میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے جانا جائز نہیں، مقامی جامع مسجد میں جمعہ کیلئے جانا جائز ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۶، ص:۲۰۲)

اعتکاف میں عبادت گزار لوگوں کو بیٹھنا چاہئے

اعتکاف میں ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے، لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اعتکاف کریں تو اعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۴، ص:۶۲۷)

معتکف کا اگر احتلام ہو جائے تو کیا حکم ہے

معتکف کو احتلام ہو جائے دن یا رات میں تو اس سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا معتکف کو چاہیئے کہ آنکھ کھولتے ہی تیمم کرے جس کیلئے یا تو پہلے ہی سے ایک کچی یا پکی اینٹ رکھ لی جائے ورنہ بوجہ مجبوری مسجد کے صحن یا دیوار پر تیمم کرے پھر غسل کا انتظام کرے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴، ص:۵۳)

عورتوں کیلئے بھی اعتکاف کرنا سنت ہے

عورتوں کیلئے بھی اعتکاف کرنا سنت اور ثواب کا باعث ہے نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ بیویوں نے آپ ﷺ کی حیات میں اور آپ ﷺ کے بعد اعتکاف کیا ہے۔

(اعتکاف کے مسائل انسائیکلوپیڈیا، ص:۲۹۲)

عورت اعتکاف کیلئے کونسی جگہ میں بیٹھے

عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے وہاں اعتکاف کرے اوراس جگہ اعتکاف کرنا اسکے حق میں ایسا ہے، جیسے مرد کیلئے جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرنا وہاں سے ضروری حاجت کے سوا دوسرے وقت میں نہ نکلے اور عورت کیلئے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی اعتکاف کرنا جائز ہے اور اگر گھر میں نماز کیلئے کوئی جگہ مقرر نہیں ہے تو کسی جگہ کو نماز کیلئے مقرر کر کے وہاں پر اعتکاف کیلئے بیٹھے۔

عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے

اگر عورت کا شوہر ہے تو اسکی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے اور اگر شوہر نے بیوی کو اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے اجازت دے دی ہے تو پھر بعد میں اعتکاف سے منع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ۲۹۰،۲۹۱)

اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو کیا حکم ہے

اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس حالت میں اعتکاف درست نہیں، لیکن پاک ہونے کے بعد ایک دن کی قضاء کرنا ضروری ہے، اگر یہ قضاء رمضان ہی میں کی تو رمضان ہی

کا روزہ کافی ہوگا، اور رمضان کے بعد قضاء کی تو اس دن کا روزہ لازم ہوگا۔
(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص:۱۱۹)

درس نمبر: (۲۱)

مسائل اعتکاف و دستور معتکف

درس نمبر: (۲۱)

مسائل اعتکاف و دستور معتکف

فضیلت اعتکاف:

وَمَنِ اعْتَكَفَ إِيْمَاناً وَإِحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(رواہ الحاکم فی المستدرک)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اخلاص و ایمان کے ساتھ اعتکاف کیا تو اسکے گذشتہ (صغیرہ) گناہ معاف ہوجائیگے۔

(مکمل مدلل فضائل و مسائل رمضان، ص:۳۸۷)

معاوضہ دیکر اعتکاف کرانا

اُجرت (معاوضہ) دیکر اعتکاف کرانا جائز نہیں ہے، کیونکہ عبادات کیلئے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴، ص:۱۱)

اعتکاف میں پردہ ڈالنا

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثابت ہے، اگر پردہ ڈالنے سے ریاکاری کبر وغیرہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتو نہ ڈالیں اور اگر ان امور کا اندیشہ نہ ہوتو یکسوئی کیلئے پردہ ڈال لینا بہتر ہے، البتہ! فرض نماز ہونے لگے اور پردہ پڑے رہنے سے جماعت میں خلاء رہ جانے کا خطرہ ہوتو پردہ ہٹا دینا چاہیئے بلکہ بستر اور سامان بھی اٹھا لینا چاہیئے۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۱۶۴)

معتکف کے وضوء کرنے کا حکم

معتکف کے وضوء کرنے کا حکم معتکف کو ہر نماز کیلئے خواہ فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل، نیز تلاوت قرآن مجید یا سجدہ کرنا ہو یا قضاء نماز ادا کرنی ہو ان سب کیلئے جس وقت چاہے وضوء کرنے کے واسطے نکل جانا جائز ہے کیونکہ ان سب کیلئے وضوء کرنا شرط ہے، البتہ جس وقت وضوء کرنا شرط نہ ہو بلکہ مستحب ہو، جیسے وضوء پر وضوء کرنا یا ذکر الٰہی کرنا ہوتو وضوء کرنے کیلئے باہر نہ جائے یعنی وہ جگہ نہ جائے جہاں مسجد میں وضوء کیا کرتے ہیں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۵۴)

بعض باتیں ہر حال میں حرام ہے

اعتکاف کی حالت میں اور زیادہ حرام ہے، مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا، لڑانا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا بہتان لگانا، کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کے باتیں کرنا

ریاکاری وغیرہ کرنا، یہ سب حرام اور سخت گناہ ہے۔ ان سے اوراس قسم کی تمام باتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے، البتہ! ان چیزوں سے اعتکاف فاسدنہیں ہوگا لیکن ثواب کم ہوجائیگا۔

(اعتکاف کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا،ص:۲۲۱)

دستورالعمل

معتکف کیلئے مندرجہ ذیل دستور العمل کی پابندی کرنی چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں، اسی مقصد کے لیئے حاضر ہوا ہے، اسکا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔

(۱)۔ مغرب کی نماز کے بعد اوّابین کی کم ازکم چھ رکعت نفل اورزیادہ سے زیادہ بیس رکعت نفل ادا کریں، پھر ''آیۃ کرسی'' اور چاروں قل پڑھ کر بدن پردم کریں اس کے بعد کھانا کھا کر مختصر آرام کریں، پھر عشاء کی نماز کی تیاری کریں اور صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔

(۲)۔ عشاء، تراویح، وتر کی نماز سے فارغ ہوکر دین کا علم حاصل کرنے اوراس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں یا کسی مستند ومعتبر عالم دین کے درس میں شرکت کریں (اگر مسجد میں اس کا انتظام ہے) اور طاق راتوں میں مطالعہ وغیرہ سے فارغ ہوکر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر، تلاوت، نوافل، استغفار اور درود شریف میں

مشغول رہیں اور جب سونے کو طبیعت چاہے تو پوری طرح سنت کے مطابق قبلہ رو ہوکر سو جائیں۔

(۳)۔ موسم گرما میں رات کو ڈھائی یا تین بجے نیند سے بیدار ہو جائیں، طبعی ضروریات سے فارغ ہوکر سنت کے مطابق وضوء کریں اور ''تحیۃ المسجد''، ''تحیۃ الوضوء'' اور ''تہجد'' کے نفلیں ادا کریں اور نوافل سے فارغ ہوکر کچھ دیر ذکر اور تسبیح میں مشغول رہیں، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر اپنے تمام اچھے مقاصد اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے دعاء مانگیں۔

(۴)۔ صبح صادق سے کوئی پونے گھنٹہ پہلے سحری کھائیں اور سحری سے فارغ ہوکر فجر کی نماز کی تیاری کریں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا خیال رکھیں جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہیں۔

(۵)۔ فجر کی نماز سے فارغ ہوکر ''آیۃ کرسی'' چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں اور سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفار اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

(۶)۔ اشراق کے وقت کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نفل ادا کریں اور چاشت کے وقت بیدار ہوکر کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت چاشت کی نماز ادا کریں اور جتنا ہوسکے قرآن مجید کا تلاوت کریں۔

(۷)۔ جب زوال ہو جائے تو چار رکعت سنن زوال ادا کرے اسکے

بعد سنن ظہر پڑھے اور ظہر کی نماز کے انتظار میں صف اول میں بیٹھیں اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں اور ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر صلوٰۃ تسبیح کی نماز پڑھیں اور قرآن مجید کی تلاوت کریں پھر اگر تھکن محسوس ہو تو کچھ آرام کرلیں۔

(۸)۔عصر کی نماز سے آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں وضوء کر کے ''تحیۃ الوضوء'' اور'' تحیۃ المسجد'' اور دیگر نوافل پڑھ کر عصر کی نماز کی جماعت کا انتظار کرے اور اس سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کریں پھر تسبیحات ادا کریں جن کا نمبر ۵ میں ذکر گزرا ہے پھر پوری توجہ سے دعا میں مشغول رہیں، یہ وقت نہایت قیمتی وقت ہے اس کو افطار کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دیں۔

(۹)۔جو باتیں اعتکاف کے دوران مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

(۱۰)۔معتکف پر لازم ہے کہ صف اول میں خود آکر بیٹھے خود کہیں اور ہو اور تولیہ چادر ٹوپی وغیرہ سے جگہ روکے رکھے، ایسا نہ کریں، اور اپنے ہر قول وفعل اٹھنے بیٹھنے اور طرز عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنے کا اہتمام کریں اپنی اور دیگر احباب اور متعلقین کی عفو و مغفرت کی سر توڑ کوشش کریں رحمت کا امیدوار رہیں اور مایوسی کو ہرگز راہ نہ دیں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴،ص:۵۶، اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا،ص:۲۳۸ نجم الفتاوی ،ج:۳،ص:۲۶۲)

درس نمبر: (۲۲)

اہمیت مساجد

درس نمبر: (۲۲)

اہمیت مساجد

مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمۡ یَخۡشَ إِلاَّ اللّٰہَ فَعَسَى أُوْلَئِكَ أَن یَّكُونُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ (۱۸)﴾

(سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر ۱۸)

ترجمہ:۔ پختہ بات ہے کہ آباد کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن پر لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور نہ ڈرے اللہ تعالیٰ کے سوا سے پس قریب ہے کہ یہی لوگ ہوں گے ہدایت پانے والوں میں سے۔

(ذخیرۃ الجنان، ج:۸، ص:۴۴)

معتکف چونکہ چوبیس گھنٹہ مسجد میں ہوتا ہے لہٰذا مسجد کی اہمیت اور آداب کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں وقت گزاریں۔

اہمیت مسجد

دنیا کے معمولی درباروں کا آپ کو معلوم ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اسکے کچھ آداب ہوتے ہیں جن کو بجا آوری ہر شخص پر لازم ہوتی ہے تو دنیاوی حکام کے اجلاسوں کے آداب کو سامنے رکھ کر ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اس دربار کی عزت وقعت کا کیا حال ہوگا جو انسانوں کا نہیں بلکہ انکے مالک وخالق کا گھر کہلاتا ہے جو احکم الحاکمین کے روبرو ہونے کا مقام ہے اور جو اسی کے آگے سجدہ کرنے کیلئے مخصوص ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۶، ص:۱۵۲)

فضیلت مسجد:

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال، قال رسول الله ﷺ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا۔

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا" اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہ شہروں میں ان کی مسجدیں ہیں۔ "وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا" خدا کے نزدیک بدترین جگہ شہروں میں اسکے بازار ہیں۔

(روضۃ الطالبین، ص:۱۱۱، ۱۱۲)

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ مَنْ غَدَا

إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ جس وقت بھی صبح کو یا شام کو اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت کی مہمانی کا سامان تیار کراتا ہے۔ وہ جتنی بھی دفعہ صبح یا شام جائے۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ سوئم، ص:۱۰۹)

عن بُرَيْدَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندھیروں میں مسجدوں کو جاتے ہیں، ان کو بشارت سناؤ کہ (ان کے اس عمل کے صلہ میں) قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور کامل عطاء ہوگا۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ سوئم، ص:۱۱۱)

مسجد میں نماز پڑھنے والے کیلئے فرشتہ کی دعا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا

الصَّلاَةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ۔ (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی نماز جو وہ جماعت سے مسجد میں ادا کرے اس کی اس نماز کے مقابلہ میں جو اپنے گھر میں یا بازار میں پڑھے (ثواب میں) پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے اور وجہ یہ ہے کہ جب وہ بندہ اچھی طرح وضوء کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس جانے میں نماز کے سوا اسکا کوئی دنیوی مقصد نہیں ہوتا، تو اسکے ہر قدم پر اسکا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اسکی ایک خطاء معاف کردی جاتی ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اسوقت تک برابر اسکے حق میں عنایت اور رحمت کی دعاء کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کی جگہ میں رہے ان فرشتوں کے دعاء یہ ہوتی ہے "اللّٰھم صل علیہ اللّٰھم ارحمہ)۔ اے اللہ! اپنے اس بندے پر خاص عنایت فرما، اس پر رحمت فرما اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کے انتظار میں مسجد میں رہتا ہے اللہ کے نزدیک اور اس کے حساب میں وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ سوئم، ص:۱۰۹)

درس نمبر: (۲۳)

آداب مساجد

درس نمبر: (۲۳)

آداب مساجد

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعاء:

عن ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے "اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں) اور جب مسجد سے باہر جانے لگے تو یہ دعاء کرے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (اے اللہ تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے اس کا فیصلہ فرمادیں)۔

(معارف الحدیث، ج:۳ حصہ سوئم، ص:۱۱۱)

آداب مساجد

(۱)۔ مسجد کی طرف صحیح نیت کے ساتھ جانا:

ہر چیز کی بنیادی اینٹ، نیت ہے، اس لیئے ضروری ہے مسجد کا ارادہ کرتے ہوئے نیت پاک اور دل صاف ہو دل دنیوی گندگیوں سے نام ونمود ریا وغیرہ سے پاک ہو اور محبت الٰہی سے سرشار ہو اور خشیت الٰہی سے معمور ہو ایسا معمور جو لرزہ براندام کررہا ہو۔ حدیث میں ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا جو شخص میری اس مسجد میں کسی خیر کی نیت سے آئے اس کی مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی ہے۔

(۲)۔ مسجد کی طرف جانے سے پہلے وضوء کرنا:

گھر سے جب چلنے لگے تو پہلے وضوء کرلیا جائے کیونکہ سنت طریقہ یہی ہے، نبی کریم ﷺ جہاں جماعت کی نماز میں ثواب کی زیادتی کا ذکر فرمایا ہے، وہاں یہ مصرح ہے کہ ثواب کی زیادتی اس وجہ سے ہے کہ وضوء کیا اور اسکے بعد خالص نیت سے مسجد کی طرف روانہ ہوا۔

(۳)۔ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہوئے زبان پر یہ دعاء ہو:

روانہ ہوتے ہوئے زبان پر یہ دعا ہو جو دل کی گہرائیوں سے نکل رہی

ہو......

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلاَ بَطَرًا، وَلاَ رِيَاءً وَلاَ سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ"۔

(زادالمعاد، ج:۲، ص:۳۳۶)

ترجمہ:۔اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے ذمہ لے رکھا ہے، اورآپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی خاطر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لیئے اورآپ کی رضا جوئی کیلیے نکلا ہوں، تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچا دیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنے کیلیے نکلتا ہے اور یہ (اوپر والی) دعاء پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے لیئے فراغت نماز تک دعاء کرتے ہیں (محنت معمولی مزدوری اتنی بڑی)۔سبحان اللہ!

(اسلام کا نظام مساجد ص۲۵۱)

(۴)۔روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈالی جائے:

روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈال لی جائے اور یہ یقین کرتے ہوئے کہ ہم ایک عظیم المرتبت دربار کو جارہے ہیں حتی المقدور کپڑے پاک وصاف ہونے کے ساتھ صاف ستھرے ہوں کرتے کے آستین پوری ہو اگر قدرت نے وسعت عطاء کی ہے تو خوشبو مل لیں تاکہ پسینہ وغیرہ کی بو بالکلیہ جاتی رہے اور فرشتوں کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يٰبَنِي آدَمَ خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

(الاعراف: ۳۱)

ترجمہ:۔اے آدم کی اولاد! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس زینت پہن لیا کرو۔

اس آیت کریمہ سے مفسرین نے استدلال کیا ہے کہ مسجد کی حاضری میں ہیئت حتی الوسع اچھی ہونی چاہیے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص: ۲۵۳)

لہٰذا پتلون پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۶، ص:۶۶۵، ۶۶۶)

اسی طرح صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچیلا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر صاف ستھرا کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچیلا کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ج:۴، ص:۱۵۷)

(۵)۔ مسجد کی طرف پورا وقار واطمینان کے ساتھ جانا چاہیئے:

مسجد آتے ہوئے یہ خیال رہے کہ ہم ایک بڑی عبادت کیلئے بڑے گھر کے طرف جا رہے ہیں، اس لیئے رفتار میں پُروقار، اعتدال اور سکینت نمایاں ہو، ایسے رفتار ہرگز اختیار نہ کیا جائے، جس سے دیکھنے والا ہلکاپن محسوس کرے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ......

وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ۔

(رواہ المسلم)

ترجمہ:۔ نماز کیلئے اس طرح آؤ کہ تم پر وقار واطمینان ہو جو پالو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے پورا کرلو جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ حکما نماز ہی میں ہوتا ہے۔

مسجد پیدل چل کر آنا چاہیئے تا کہ ہر قدم کا اجر نامہ اعمال میں لکھا جائے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص:۲۵۵)

(۶)۔ بدبودار چیز کھا کر فوراً مسجد میں داخل نہ ہو:

کسی قسم کی کوئی بدبودار چیز مثلاً لہسن، پیاز مولی وغیرہ کو مسجد میں لانا یا ان کو کھا کر فوراً مسجد میں آنا جائز نہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ۔"

(بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ جو شخص بدبودار درخت (یعنی پیاز وغیرہ) میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لیئے کہ فرشتوں کو بھی ان تمام چیزوں سے ایذاء پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو ایذاء ہوتی ہے۔

جیسا کہ بدبودار چیزوں کو مسجد میں لانے کی ممانعت کی تفصیل اوپر معلوم ہو چکی ہے۔ سگریٹ، نسوار وغیرہ بھی بدبودار ہیں، حالت نماز میں ان کو جیب میں رکھنا بھی جائز نہیں، البتہ! نماز صحیح ہو جائے گی اس لیئے ان چیزوں کو مسجد باہر ہی کہیں رکھ کر پھر مسجد میں داخل ہونا چاہیئے۔

(فقہ العبادات، ص:۶۰۵، ۶۰۶)

(۷)۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پیر رکھیں:

جب مسجد کے دروازہ پر پہنچ جائیں ذرا قلب وجگر تھام لیں کہ اب ایک بڑے دربار میں داخل ہو رہا ہوں (موبائل فون بند کر کے) داخل ہوتے ہوئے پہلا دایاں پیر رکھیں اور یہ پڑھ لیں۔ "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔ اور جب نکلنے لگے، تو پہلے بایاں پیر نکالیں اور یہ پڑھیں۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"۔ مگر جوتا وغیرہ پہلے داہنے ہی پیر میں پہن لیں۔

(اسلام کا نظام مسجد،ص:۲۵۵ملخصاً)

(۸)۔مسجد پہنچ کر سلام کریں

اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت، وظائف میں مشغول نہ ہوں تو سلام کرنا بہتر ہے۔اگر مشغول ہوں یا کوئی نہ ہو تو اس طرح کہے''السلام علینا وعلی عبادہ الصالحین ''اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں، لیکن اتنے فاصلے پے ہے کہ ان کو سلام کرنے سے یا سلام کے جواب دینے سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج لازم آتا ہے، تو سلام کی اجازت نہیں۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ج:۲،ص:۲۰۴)

(۹)۔تحیۃ المسجد ادا کریں

اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ''تحیۃ المسجد'' پڑھے۔اگر مکروہ ہے تو ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھے:''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ''اس کے بعد کوئی سا دُرود پڑھے۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ج:۱،ص:۲۷۷)

درس نمبر: (۲۴)

مسائل مساجد

درس نمبر: (۲۴)

مسائل مساجد

مسجد میں دنیاوی باتوں سے اجتناب کریں:

وعن الحسن مرسلاً قال قال رسول الله ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔

(رواه البيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ:۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ[1] سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں لوگوں کی بات چیت اپنے دنیاوی معاملات میں ہوا کرے گی، تمہیں چاہئے کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ بیٹھو، اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں (اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں)۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ سوئم، ص:۱۱۶)

---

[1] فائدہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہے، بغیر حوالہ صحابی کے حدیث کو نقل کیا، ایسی حدیث جسے کوئی تابعی صحابی کا حوالہ دیئے بغیر روایت کرے محدثین کی اصطلاح میں "مرسل" کہا جاتا ہے، یہ روایت بھی اسی قسم کی ہے۔ (معارف الحدیث، ص:۱۱۷)

موبائل فون بند رکھنا

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترامِ مسجد کے خلاف ہے، کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور و غل ہوگا جو کہ ممنوع و مکروہ ہے۔

(المسائل المهمة فيما ابتلت به العامة، ج: ۱، ص: ۱۷۳)

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "وایاکم وھیشات الاسواق" اور (مسجدوں میں) بازاروں کی طرح شور و شغب سے پرہیز کرو۔

(ابوداؤد مترجم، ص: ۲۷۶، آثار السنن، ص: ۱۴۷)

لہٰذا نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کرنا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا اور لوگوں کی نماز میں خلل (ونقصان) ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم! اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہوگیا تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کے مدد سے اس کو بند کردے دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے ورنہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی۔

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح

نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دیکھنے والا اس کو نماز پڑھنے والا نہیں سمجھتا۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۴۹)

بچوں اور دیوانوں وغیرہ سے اجتناب کرنا

مسجد میں ناسمجھ اور بے عقل کے آنے کی بھی اجازت نہیں چاہے وہ بچہ ہو جسکو کوئی شعور نہ ہو یا کوئی پاگل مخبوط الحواس ہو کہ دونوں ہی مسجد کے احترام کو نہیں سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جو آداب مسجد کے خلاف ہو۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ ان کے (بچہ و پاگل) داخل ہونے میں تلویث مسجد کا گمان غالب ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔

چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ......

"جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ"۔

(سنن ابن ماجه باب مایکره فی المساجد ج ۱ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۷۵۰)

ترجمہ:۔اپنی مسجدوں کی حفاظت کرو اپنے بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے، شور و غل سے، اقامۃ حدود سے اور تلوار کے کھینچنے سے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص:۲۶۷)

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر وعیدیں

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر جو وعیدیں ''کنز العمال'' میں مذکور ہیں ان کو ذکر کیا جاتا ہے:

(۱)۔ جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ گزرتا ہے وہ قیامت کے دن یہ تمنا کریگا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

(۲)۔ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اسکا کیا وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرے۔

(۳)۔ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کے ٹانگ ٹوٹ جائے اور اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

(۴)۔ اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیگا۔

(کنز العمال، حصہ ہفتم، ص:۱۷۹)

نمازی کے سامنے سے ہٹنا

البتہ اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آگے والا پہلے فارغ ہوگیا اب وہ داہنی جانب یا بائیں جانب کو جا سکتا ہے رہٹ سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت وممانعت نہیں ہے، کیونکہ یہ گزرنا نہیں ہے بلکہ ہٹنا ہے اور ہٹنا منع نہیں۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ج:۴، ص:۳۰۲)

مسجد کی صفائی کرنا

انسان طبعاً نفاست پسند واقع ہوا ہے، ہر شخص اپنی وسعت بھر چاہتا ہے کہ وہ خود بھی پاکیزہ رہے، اس کا گھر بھی صاف ستھرا رہے اور اس کی ہر چیز سے نفاست ٹپکے، ان چیزوں کو سامنے رکھ کر یہ مسئلہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ مسجد جو دربار الٰہی اور خانہ خدا ہے اس کی صفائی کس قدر ضروری ہے۔

صفائی کا ثبوت قرآن کریم سے

چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ(۲۵)﴾.

ترجمہ:۔ہم نے ابراہیم واسماعیل علیہما السلام سے عہد لیا کہ وہ دونوں میرے گھر کوطواف کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کیلئے پاک وصاف رکھیں۔

یہ آیت شان نزول میں گو خاص ہے، مگر باب احکام میں عام ہے اور مفسرین نے اسی وجہ سے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ مسجدوں کو ہر طرح پاک وصاف رکھنا ضروری ہے ظاہری، باطنی، اعتقادی، معنوی ہر اعتبار سے پاکی کامل ہو، پھر غور کریں طہارت وصفائی کا حکم کن جلیل القدر نبیوں کو ہو رہا ہے۔

(اسلام کا نظام مساجد، ص:۲۸۳)

درس نمبر: (۲۵)

مسائل زکوٰۃ

درس نمبر:(۲۵)

مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید قرآن کریم سے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ (۳۴) يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (۳۵)﴾

ترجمہ:۔ اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور اسکو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائیگا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیئے جمع کیا تھا! اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

(آسان ترجمہ قرآن کریم، ص:۴۱۵)

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، صاحب نصاب

لوگوں کیلئے سالانہ ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، زکوٰۃ نکالنے سے باقی ساڑھے ستانوے فیصد مال پاک ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مال کی حفاظت ہوتی ہے اور غریبوں کا گھر آباد رہتا ہے اور انکے دلوں سے دعائیں نکلتی ہے اور فرشتے بھی ایسے لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہونے کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

اور زکوٰۃ نہ دینے سے مال ہلاک ہوجاتا ہے، کبھی آگ لگ جاتی ہے کبھی ڈاکہ پڑتا ہے، کبھی چوری ہوجاتی ہے کبھی کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے، کبھی سیلاب کے نذر ہوجاتا ہے، کبھی زلزلہ میں تباہ و برباد ہوجاتا ہے، کبھی ایسے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کبھی مال میں بے برکتی پیدا ہوجاتی ہے اور ایسے لوگوں کے مال تباہ برباد ہونے کیلئے آسمان کے فرشتے بددعا کرتے ہیں اور آسمان سے بارش بند ہوتی ہے، قحط پڑ جاتا ہے جانور کیا انسان تک ہلاک ہوجاتے ہیں، اکثر ایسے لوگ یا ان کے اولاد ایک نہ ایک دن غریب و فقیر بن کر در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے، کسی کا مال زہریلا سانپ بن کر اس کو کاٹے گا کسی کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس کے جسم کو داغا جائیگا (جیسے کہ آیۃ کریمہ میں گزر گیا) زکوٰۃ میں سستی و غفلت دنیا و آخرت دونوں اعتبار سے تباہی بربادی ہے۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۵۶)

زکوٰۃ کے انکار کرنے والا کافر ہے

زکوٰۃ کی اہمیت کے پیش نظر فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے زکوٰۃ اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵، ص:۱۲)

زکوٰۃ نہ دینے والا سخت گناہگار ہے

جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا لیکن زکوٰۃ نہیں دیتا ہے ایسا شخص سخت گناہگار ہوگا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۹، ص:۳۰۹)

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ کی تعریف صاحب نصاب آدمی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر اپنے مال کی خاص مقدار کا (جو شریعت کی طرف سے مقرر ہے) کسی نادار غریب اور فقیر آدمی کو بلاعوض (مفت میں) مالک بنا کر دینا، بشرطیکہ وہ نادار سید نہ ہو تنخواہ میں اسکو نہ دیا جائے غیر انسان نہ ہو اور غیر مسلم نہ ہو۔

(زکوٰۃ کے مسائل کے انسائیکلو پیڈیا ص ۲۲۵)

نصابِ زکوٰۃ

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا (7.5) موجودہ اوزان سے ستاسی گرام، چارسوناسی ملی گرام (87.479) یہ اس شخص کیلئے جسکے پاس صرف سونا ہو چاندی، مال تجارت اور نقدی میں سے کچھ بھی نہ ہو۔

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے (52.5) اور موجودہ اوزان سے چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام (612.35 گرام) یہ اس صورت میں ہے کہ صرف چاندی ہو، سونا مال تجارت اور نقدی (کیش وغیرہ) بالکل نہ ہو۔

اگر سونے یا چاندی کے ساتھ کوئی دوسرا مال زکوٰۃ بھی ہے تو سب کی قیمت لگائی جائے گی۔ اگر سب کی مالیت ساڑھے سات تولہ سونا (7.5) یا ساڑھے باون تولہ چاندی (52.5 تولہ) کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ فرض ہے۔

خلاصۂ نصاب زکوٰۃ

خلاصہ یہ ہے کہ سونا ساڑھے سات تولہ (7.5) یعنی ستاسی گرام چارسوناسی ملی گرام (87.479) یا چاندی ساڑھے باون (52.5) تولہ یعنی چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام (612.35) یا مال تجارت یا نقدی (رقم) یا ان چار چیزوں (سونا چاندی مال تجارت نقدی) میں سے بعض کا مجموعہ سونے یا چاندی کے وزن مذکور کی قیمت کے برابر ہو۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵،ص:۳۴،۳۵، احسن الفتاویٰ، ج:۴،ص:۲۶۴)

نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے

زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے زکوٰۃ کے نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص سال کے شروع میں نصاب سے کم مال کا مالک تھا پھر اس کم مال سے تجارت کی جس سے اتنا نفع ہوا کہ مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر مکمل ہوگئی تو جس وقت سے نصاب مکمل ہوا اس وقت سے سال کے ابتداء ہوگی اور اس دن سے ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص۲۶۱)

زکوٰۃ میں قمری (ہجری) سال کا اعتبار ہے

☆......زکوٰۃ میں قمری (ہجری) سال کا اعتبار ہے، شمسی (انگریزی) کا اعتبار نہیں اب یا تو حساب قمری سال کے اعتبار سے کرنا چاہئے اگر قمری سال کے اعتبار سے حساب کرنا دشوار ہو تو دس (یا بارہ) دن کی زکوٰۃ مزید ادا کر دینی چاہئے۔

☆......یہ کہ قمری سال کے ختم ہونے پر اسکے پاس جتنا مال ہو اس سب پر زکوٰۃ واجب ہو جائیگی، مثلاً کسی کا سال زکوٰۃ یکم محرم سے شروع ہوتا ہے، تو اگلے سال یکم محرم کو اس کے پاس جتنا مال ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرے خواہ اس میں سے کچھ حصہ دو مہینے پہلے ملا ہو یا دو دن پہلے۔

الغرض سال کے دوران جو مال آتا رہے اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائیگا بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہو اس پورے سرمایہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائیگی خواہ اس کے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:۵، ص:۹۲، ۹۳)

درس نمبر: (۲۶)

مسائل زکوۃ

درس نمبر:(۲۶)

مسائل زکوۃ

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید حدیث مبارک سے:

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ [الاٰية]

(رواه البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ (سانپ) کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں (یعنی گنجا ہوگا) اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائے وہ انتہائی زہریلا سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اس (زکوٰۃ ادا نہ کرنیوالے بخیل) کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اسکے گلے میں لپٹ جائیگا) پھر اسکے دونوں باچھیں

(جبڑے) پکڑے گا (اور کاٹے گا) (ڈسے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(سورۂ آل عمران آیت ۱۸۰)

ترجمہ:۔ اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے (اور اسکی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لیئے بدتر ہے اور شر ہے قیامت کے دن انکے گلوں میں طوق بنا کے ڈالی جائے گی وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی)۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ چہارم، ص:۲۹۰،۲۹۱)

سال مکمل ہونے کے بعد مال ضائع ہو

کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا، لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ تمام مال چوری ہو گیا یا کسی اور طریقہ سے خود بخود ضائع ہو گیا تو زکوٰۃ معاف ہو گئی، لیکن اگر اپنا مال اپنے اختیار سے کسی کو دیدیا، یا کسی اور طرح اپنے اختیار سے ضائع کر دیا تو جس قدر زکوٰۃ فرض ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوگی، بلکہ زکوٰۃ دینا پڑیگی۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۶۳)

رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں میں زکوٰۃ دینا بھی درست ہے

رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں اور دنوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے رمضان شریف کے اس میں کچھ تخصیص نہیں بلکہ جس وقت سال بھی مال پر پورا ہوا اسی وقت زکوٰۃ دینا بہتر ہے، البتہ! جن کا سال رمضان شریف میں پورا ہو وہ رمضان شریف میں زکوٰۃ دیدے یہ ضرور ہے کہ رمضان شریف میں زکوٰۃ دینے میں ثواب ستر (۷۰) گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۸۷)

لیکن اگر سال رمضان سے پہلے ختم ہوا ہے تو رمضان شریف میں اس مقدار کے برابر خیال کر کے زکوٰۃ دیدے اور اگر رمضان کے بعد سال ختم ہوتا ہے تو رمضان میں جتنا زیادہ دیا ہے اس کو یاد رکھیں پھر ختم سال پر جتنی مقدار زکوٰۃ کی ہے اس ادا کی ہوئی کو اس سے ملا دے، یعنی اگر کچھ ادا کرنے سے رہ گیا ہو تو پورا کرے اگر زیادہ دیا ہو تو اگلے سال میں لگا لینا جائز ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵، ص:۳۴)

زکوٰۃ کی مقدار روپیہ کے حساب سے

سونا چاندی مال تجارت کی قیمت لگا کر اس میں نقدی جمع کر کے جب مجموعی مالیت معلوم ہو گئی اور نصاب کی مقدار کو پہنچ گئی۔

تو اب زکوٰۃ کے مقدار یہ ہے کہ......

مقدار مالیت	زکوٰۃ
چالیس(40)روپیہ پر	ایک(1)روپیہ
سو(100)روپیہ پر	ڈھائی(2.5)روپیہ
ہزار(1000)روپیہ پر	پچیس(25)روپیہ
لاکھ(100000)پر	ڈھائی ہزار(2500)
چالیس(4000000)لاکھ پر	ایک لاکھ(100000)

(فقہ العبادات، ص:۲۷۵)

عشری زمین کی دو قسمیں ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشری زمین کے دو قسمیں قرار دی ہے: ایک میں عُشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔ دوسری میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔ اگر زمین بارانی ہے کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ فقراء کو دینا واجب ہوگا۔ اور اگر زمین کو خود سیراب کرتا ہے تو اسکی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا نصاب مقرر نہیں بلکہ پیداوار جتنی بھی ہو، کم ہو یا زیادہ ہو ہر حال میں عشر نکالنا واجب ہے، کیونکہ قرآن وحدیث کے

الفاظ عشر کے بارے میں عام ہے: ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ﴾ [البقرة ۲۶۷]

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۳۱۸)

عشر تمام پیداوار سے نکالا جائیگا، بونے کاٹنے اور حفاظت کرنے اسی طرح بیلوں، ٹریکٹروں، مزدوروں، کیڑے مار اسپرے اور کیمیائی کھاد اور ہل چلانے وغیرہ کے اخراجات عشر نکالنے کے بعد ادا کیئے جائیں گے عشر نکالنے سے پہلے سرکاری محصول بھی وضع نہیں کیا جائیگا، البتہ! منڈیوں میں بیچنے کیلیئے جو خرچہ ہوگا اسکو وضع کیا جائیگا۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص: ۳۱۵)

عشر کیلیئے قرضہ رکاوٹ نہیں

عشر باوجود قرضہ کے بھی لازم ہوتا ہے قرضہ اس کے لیئے رکاوٹ نہیں لہذا قرض کی رقم کو منہا نہیں کیا جائیگا۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۶ ۱۳۲)

عشر کیلیئے عاقل وبالغ ہونے کی شرط نہیں ہے

عام احکام شرعیہ میں عاقل وبالغ ہونا بھی شرط ہے، مگر زمین پر عشر کے وجوب میں یہ دونوں شرطیں نہیں، زمین کا مالک اگر بچہ یا پاگل ہے، مگر زمین سے پیداوار حاصل ہوتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا اور اسکے اولیاء،

سرپرستوں کے ذمہ اسکا ادا کرنا فرض ہے، بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ بچہ اور مجنون کے مال میں واجب نہیں ہوتی۔

(مسائل رفعت قاسمی ج ۵ ص ۴۳، احسن الفتاویٰ ج ۴، ص: ۳۵۵)

عشر کے وجوب کیلئے سال گزرنا شرط نہیں

عشر کے واجب ہونے کیلئے سال گزرنا بھی شرط نہیں، سال میں جتنی دفعہ پیداوار ہوگی یا بڑھے گی اتنی ہی دفعہ عشر واجب ہوگا۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵، ص:۴۳)

درس نمبر: (۲۷)

مسائل زکوٰۃ

درس نمبر:(۲۷)

مسائل زکوٰۃ

مسلمان کے ساتھ ہمدردی پر بشارت:

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلم نے کسی دوسرے مسلم بھائی کو جس کے پاس کپڑا نہیں تھا، پہننے کو کپڑا دیا، اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلم بھائی نے دوسرے مسلم بھائی کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جس مسلم نے پیاس کی حالت میں دوسرے مسلم بھائی کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کی سربمہر شراب طہور پلائے گا یعنی اللہ تعالیٰ اسے جنت کی وہ شراب پلائے گا جو سیل ومہر کے ذریعے تغیر وتبدل سے محفوظ اور اس شخص کیلئے مخصوص ہے۔

(معارف الحدیث، ج:۲ حصہ چہارم، ص:۳۱۳)

کیا زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے

جس روپیہ اور زیور کی ایک سال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو اگر وہ روپیہ اور زیور آئندہ سال تک محفوظ رہے اور بقدر نصاب ہو تو پھر اس میں سے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، خواہ اس روپیہ سے کچھ نفع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، جب نصاب سے کم رہ جائے تو پھر زکوٰۃ نہ دی جائے گی۔

(کفایت المفتی، ج:۶، ص:۱۴۷، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۶، ص:۴۳)

زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے نیت ضروری ہے

زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے نیت ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور نیت کی دو صورتیں ہیں:

(الف)...... زکوٰۃ دیتے وقت دل میں نیت کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہا ہوں۔

(ب)...... یا اپنے مال سے زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت ہو یا نہ ہو ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ نہیں کی لیکن سال کے آخیر تک کچھ نہ کچھ رقم فقیروں کو دیتا رہا اور دیتے وقت بھی زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں کی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور فقیروں کو جو رقم دی ہے وہ زکوٰۃ نہیں ہوگی بلکہ صدقہ ہوگا

اور صدقہ کا ثواب ملے گا اور زکوۃ کی نیت سے الگ رقم فقیروں کو دینا لازم ہوگا اور اگر کسی نے فقیروں کو کچھ رقم زکوۃ کی نیت کے بغیر دی اور وہ رقم اب تک فقیروں کے ہاتھ میں ہے اور اس نے زکوۃ کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور زکوۃ ادا ہو جائے گی اور اگر زکوۃ کی نیت کرنے سے پہلے فقیر نے خرچ کر لی تو نیت درست نہیں ہوگی اور زکوۃ ادا نہیں ہو جائے گی۔

(زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ۲۸۶)

زکوۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے

زکوۃ میں مال تجارت کی قیمت فروخت لگائی جائے گی قیمت خرید کا اعتبار نہیں۔

(احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۳۰۹)

مصارفِ زکوۃ

اپنے ماں، باپ (اسی طرح دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ) کو اور اولاد (اسی طرح پوتا، پوتی پڑپوتا، پڑپوتی نواسہ، نواسی وغیرہ) کو زکوۃ دینا جائز نہیں اسی طرح شوہر بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے اسی طرح جو لوگ صاحب نصاب ہو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں اسی طرح سید حضرات کو زکوۃ دینا جائز نہیں اگر وہ ضرورت مند ہو تو انکی مدد غیر زکوۃ سے لازم ہے، البتہ!

اپنے بھائی، بہن چچا بھتیجے ماموں بھانجے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۹، ص:۱۵۵، آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۵، ص:۱۴۳)

دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا

دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کیونکہ غرباء ومساکین کے تعاون کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی سر پرستی بھی ہوتی ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۵، ص:۱۴۳)

''احیاء العلوم'' میں ہے زکوٰۃ وغیرہ دینے کیلئے ایسے دیندار لوگوں کو تلاش کرے جو دنیا کے لالچ وطلب ترک کر کے تجارت آخرت میں مشغول ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: تم پاک غذا کھاؤ اور پاک آدم زاد کو کھلاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے طرف متوجہ ہے جب وہ لوگ تنگ دست ہوتے ہیں تو ان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے: کہ جو کچھ وہ عمل کریگا اس میں تو بھی شریک ہوگیا اس کے اجر میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۷، ص:۱۶۹، ۱۷۰)

صدقات واجبہ مساجد کے تعمیر ومصارف میں لگانا جائز نہیں

زکوٰۃ (عشر، صدقۃ الفطر) چرم قربانی کی رقوم مساجد کی تعمیر اور مصارف

میں لگانا جائز نہیں (اگر مسجد کیلئے لے لیا جائے) تو منتظمین سخت گناہگار ہوں گے، زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور اس کا دنیاوی وبال اور آخروی عذاب منتظمین مسجد پر ہوگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴، ص:۲۹۲)

غیر مسلم محتاج کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

غیر مسلم محتاج کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(کفایت المفتی، ج:۶، ص:۲۴۴)

زیورات کی زکوٰۃ

زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہگار ہوگی، شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ اداء کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے، البتہ! شوہر اگر اسکے کہنے پر اپنی طرف سے زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۵، ص:۶۵)

اگر گذشتہ کئی سالوں کی زکوٰۃ اداء نہیں کی ہے تو ہر سال کا حساب کر کے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے اداء کی جائے (ورنہ سخت گناہ گار ہو جائے گی)۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۵، ص:۷۰)

لڑکیوں کے نام سونا کردینا

اگر کسی نے لڑکیوں کی شادی کیلئے سونا یا چاندی لیکر رکھا ہے اور اس نے سونے کا مالک اپنی لڑکیوں کو بنادیا ہے تو ان کے بالغ ہونے تک ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بالغ ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں، سال گزرنے کے بعد ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، چاہے زکوٰۃ وہ ادا کریں یا ان کی اجازت سے والد ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ اداء ہوجائے گے۔ اگر والد اداء نہیں کریگا لڑکیوں کیلئے اپنی زکوٰۃ اداء کرنا فرض ہوگا اور اگر باپ لڑکیوں کو سونے یا چاندی کا مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں باپ مالک ہے سالانہ باپ کیلئے زکوٰۃ اداء کرنا لازم ہوگا (لڑکیوں کی ملکیت زیورات پر انکے قبضہ میں دینے سے آتی ہے۔)

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص:۳۹۹، ۴۰۰)

درس نمبر: (۲۸)

مسائل صدقۃ الفطر

درس نمبر: (۲۸)

مسائل صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر کے ثبوت حدیث شریف سے:

عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال فرض رسول اللّٰہ ﷺ " زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ"۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد پر اور ہر مرد وعورت پر اور ہر چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر لازم کیا ہے، ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو اور حکم دیا ہے کہ یہ صدقہ فطر نماز عید کیلئے جانے سے پہلے اداء کردیا جائے۔

(معارف الحدیث حصہ سوئم، ص: ۲۳۳)

صدقۃ الفطر کا نصاب

جس کے پاس ۸۷۔۴۷۹ گرام سونا ہو (ستاسی گرام چارسو اناسی ملی

گرام) یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا جس کے پاس ۳۵۔۶۱۲ گرام چاندی ہو (چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام) یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر نقدی رقم ہو یا مال تجارت ہو یا ضرورت سے زائد سامان ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو یا ان پانچوں یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ان دونوں (سونا چاندی) میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو تو صدقہ فطر واجب ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی (ڈش) وغیرہ جیسی خرافات انسانی حاجات میں داخل نہیں، اس لیئے ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی۔

(احسن الفتاوی، ج:۴، ص:۳۸۳) بتغیر یسیر

صدقۃ الفطر کس کے طرف سے دینا واجب ہے

ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر اداء کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے اداء کیا جائے

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے

جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھیں، صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے جب کہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہو۔

نومولود کا صدقہ فطر

جو بچہ عید کی رات صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

صبح صادق سے پہلے یا بعد مرنے والے کا صدقہ فطر

جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اسکا صدقہ فطر لازم نہیں، اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر اداء کرنے کا وقت

عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا بہتر ہے لیکن اگر پہلے ادا نہیں کیا، تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے اور جب تک ادا نہیں کرے گا اسکے ذمہ واجب الاداء رہے گا۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج:۵ ص۱۸۹)۔

لیکن عید کے دن سے زیادہ تاخیر خلاف سنت اور مکروہ ہے پھر بھی ادا کر دینا ضروری ہے اور رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان المبارک میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے، رمضان سے پہلے صدقہ فطر ادا نہ کرے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص:۱۴۱)

رمضان المبارک سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا

رمضان المبارک سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے میں اختلاف ہے لھذا احتیاط اسی میں ہے کہ رمضان شروع ہونے کے بعد صدقہ فطر ادا کریں لیکن اگر رمضان المبارک سے پہلے ادا کرے پھر بھی ادا ہو جائے گی۔

(احسن الفتاویٰ، ج:۴، ص:۳۸۴، فتاویٰ رحیمیہ، ج:۷، ص:۱۹۹، بدائع الصنائع ، ج:۲، ص:۲۰۷،)

لَكِنَّ عَامَّةَ الْمُتُونِ وَالشُّرُوحِ عَلَى صِحَّةِ التَّقْدِيمِ مُطْلَقًا وَصَحَّحَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَرَجَّحَهُ فِي النَّهْرِ وَنُقِلَ عَنْ الْوَلْوَالِجِيَّةِ أَنَّهُ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ ، قُلْت : فَكَانَ هُوَ الْمَذْهَبَ (درمختار ج ۲ ص ۸۵)

قال الشامی رحمه الله : قُلْت : وَحَيْثُ كَانَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَوْلَانِ مُصَحَّحَانِ تَخَيَّرَ الْمُفْتِي بِالْعَمَلِ بِأَيِّهِمَا إلَّا إذَا كَانَ لِأَحَدِهِمَا مُرَجِّحٌ كَكَوْنِهِ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ أَوْ مَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ الْمُتُونِ وَالشُّرُوحِ أَوْ أَكْثَرُ الْمَشَايِخِ كَمَا بَسَطْنَاهُ أَوَّلَ الْكِتَابِ وَقَدْ اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْمُرَجِّحَاتُ هُنَا لِلْقَوْلِ بِإِطْلَاقِ فَلَا يُعْدَلُ عَنْهُ فَافْهَمْ.

(باب صدقة الفطر شامی ج ۲ ص ۸۵ م رشيديه)

صدقہ فطر کی مقدار

(۱)۔ کھجور ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کی ساڑھے تین کلو کھجور کی قیمت دینا، (اور قیمت ہر سال ماہ رمضان المبارک میں

مارکیٹ سے معلوم کر کے متعین کرے)۔

(۲)۔ جو ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کے ساڑھے تین کلو جو کی قیمت دینا۔

(۳)۔ کشمش ایک صاع تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کی ساڑھے تین کلو کشمش کی قیمت دینا۔

(۴)۔ گندم نصف صاع یعنی پونے دو کلو (احتیاطاً دو کلو) یا درمیانی درجہ کے پونے دو کلو گندم (احتیاطاً دو کلو) کی قیمت دینا۔

(۵)۔ آٹا اگر دینا ہے تو دو کلو دینا چاہیئے یا دو کلو کی قیمت دینی چاہیئے۔

(۶)۔ میدہ اگر میدہ خالص گندم کا ہے تو فی صدقہ فطر دو کلو کے حساب سے دیدے اور اگر میدہ خالص گندم کا نہیں تو اس صورت میں اتنا میدہ دینا لازم ہوگا جس کی قیمت پونے دو کلو گندم کی قیمت سے کم نہ ہو۔

(۷)۔ کشمش کھجور جو اور گندم کے علاوہ اگر کسی اور چیز سے مثلاً چاول وغیرہ صدقہ فطر ادا کیا جائے تو اس کی قیمت کم سے کم پونے دو کلو گندم کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔

ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بیش قیمت چیزوں سے صدقہ فطر اداء کرے تا کہ قیامت کے دن ثواب زیادہ ملے اور وہاں جس کے پاس ثواب زیادہ ہوگا وہ زیادہ خوش ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص: ۱۴۱، ۱۴۲)

اور حدیث میں بھی ہے "إِذَاوَسَّعَ اللّٰہُ فَوَسِّعُوْا" جب اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دے تم بھی زیادہ دو۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۱۴۹ بحوالہ علم الفقہ)

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زائد آدمیوں کو دینا

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیروں، محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر، محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل، ج: ۵، ص: ۱۹۰)

صدقہ فطر میں کہاں کی قیمت معتبر ہوگی

(کشمش، کھجور جَو، گندم ان میں سے جس سے بھی صدقہ فطر دیدے) اس جگہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس جگہ صدقہ فطر اداء کرنا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۹، ص: ۶۲۳)

مصرف صدقہ فطر

جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انکو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے صدقہ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۲۷۶)

لہٰذا اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے اسی طرح ماں باپ اولاد کو (اور

اولاد کے اولاد کو) صدقہ فطر نہیں دے سکتے اور اولاد ماں باپ کو (داد، دادی نانا، نانی) کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج:۵، ص:۱۹۰)

درس نمبر: (۲۹)

فضائل لیلۃ القدر

درس نمبر:(۲۹)

فضائل لیلۃ القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (۲) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ (۴) سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)﴾

ترجمہ مع تفسیر:

"إِنَّا أَنزَلْنَاهُ" بے شک ہم نے نازل کیا اس قرآن پاک کو" فی لیلۃ القدر" شب قدر میں، "لیلۃ القدر" میں سارے قرآن پاک کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک پورا قرآن کریم ایک ہی رات یعنی "لیلۃ القدر" میں نازل فرمایا، آسمان دنیا کی جس جگہ میں قرآن کریم نازل ہوا، اس کا نام "بیت العزت" ہے اور اس کو" بیت العظمۃ" بھی کہتے ہیں، پھر" بیت العزت" سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات گرامی پر تئیس (۲۳) سال میں نازل ہوا۔

(زیادت تشویق کیلئے فرماتے ہیں)"وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ" اور

آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے) "لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے) اور وہ رات ایسی ہے کہ "تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ" اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں (اور وہ شب) سَلَامٌ سراپا سلام ہے (ہر معاملہ میں سلامتی ہوتی ہے) "هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ" وہ شب قدر (اسی صفت و برکت کے ساتھ طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ اس شب کے کسی حصہ خاص میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو)

(معارف القرآن، ج:۸،ص:۷۹۰، ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن، ج:۲۱،ص:۳۰۹)

شب قدر کی فضیلت احادیث سے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہوا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(معارف الحدیث، ج:۲،ص:۳۳۲حصہ چہارم،مسائل رفعت قاسمی، ج:۴،ص:۶۹)

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ فِیْ کَبْکَبَةٍ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ (گروہ) میں نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندے کیلئے دعاء رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت میں مشغول ہوتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج:۴ ص۳۳۶حصہ چہارم)

شب قدر کی خاص دعا

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا قالت قلتُ یا رسولَ اللّٰہ ﷺ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْهَا قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ:۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ کون رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عرض کر" اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف

عنی" اے میرے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور بڑا کرم فرما ہے، اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما دے۔

(معارف الحدیث، ج:۴، ص:۳۳۶ حصہ چہارم)

شب قدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

(رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا عشرۂ آخیرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور اذکار ودعاء میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہرات اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تا کہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں)

(معارف الحدیث، ج:۴، ص:۳۳۴ حصہ چہارم)

شب قدر کونسی رات میں ہے

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(رواه البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔

(معارف الحدیث، ج:۴، ص:۳۳۵ حصہ چہارم)

شب قدر کی رات مساجد میں جمع ہونا

اس رات میں مسجدوں میں جمع ہونے اور باقاعدہ تقریریں کرنے کرانے سے اگرچہ یہ تو فائدہ ہوتا ہے کہ مل جل کر جاگنا آسان ہوتا ہے مگر اسکی ہمیشہ پابندی کرنا اور بہت زیادہ اہتمام کرنا اچھا نہیں علماء نے اس کو پسند نہیں کیا۔

(مراقی الفلاح ۲۱۹)

اس میں پہلی بات تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے دور میں شب قدر میں جاگنے کا یہ طریقہ نہ تھا، حالانکہ اس کی قیمت وہ حضرات ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔

دوسری ایک ضروری بات یہ ہے کہ ستائیسویں رات کو بہت زیادہ اہتمام کرنے کی وجہ سے عام لوگوں کا یہ ذھن بن جاتا ہے کہ آج ہی شب قدر ہے حالانکہ یہ غلط ہے کہ ستائیسویں رات کو یقینی طور پر شب قدر ہے اس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ کسی اور رات کو جاگنے، عبادت کرنے کا اہتمام نہیں کرتے جب کہ اس کے چھپانے کا ایک بڑا راز ہی یہ ہے کہ لوگ اس کے تلاش میں بہت سی راتوں میں عبادت کیا کریں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۴، ص:۸۲)

درس نمبر: (۳۰)

مسائل عیدین

درس نمبر: (۳۰)

مسائل عیدین

عیدین کی راتوں میں عبادت کی فضیلت:

عن ابی امامة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

(رواہ ابن ماجه)

ترجمہ:۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عیدین کی دوراتوں میں خالص اجروثواب کی امید پر عبادت کی، اس کا دل (قیامت کے) اس (ہولناک) دن میں مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل (خوف ودہشت سے) مردہ ہونگے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف کے دومطلب ہیں علماء نے بیان فرمایا ہے:

(۱)۔ قیامت کے ہولناک دن میں اتنی سخت پریشانی ہوگی کہ آدمی زندگی پر موت کو ترجیح دے گا، لیکن جولوگ ان دومبارک راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، قیامت کے دن ان کو امن وامان نصیب ہوگا۔

(۲)۔ دوسرا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ اس شخص کا دل دنیا کی محبت میں دیوانہ، نہ ہوگا جو حقیقت میں دلوں کی موت ہے اور یہ شخص بری موت سے محفوظ رہے گا۔

(البشیر والنذیر ترجمہ الترغیب والترہیب، ج:۲، ص:۱۱۳)

عیدالفطر کے دن فرشتوں کی پکار

عن سعد بن الاوس الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطُّرُقِ ، فَنَادَوْا : اغْدُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ، ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ ، لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ ، وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ ، فَاقْبِضُوا جَوَائِزَكُمْ ، فَإِذَا صَلَّوْا ، نَادَى مُنَادٍ : أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ، فَارْجِعُوا رَاشِدِينَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ:۔ سعد بن اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے فرشتے راستوں کے سروں پے کھڑے ہوجاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں مسلمانوں! آؤ اپنے کریم رب کے بارگاہ میں جو اپنے کرم واحسان سے (بندوں کو) نیکیوں کی توفیق دیتا ہے اور اس پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔ تمہیں رات کی عبادت کا حکم ہوا تم نے وہ پورا کیا تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تم نے وہ بھی پورا کیا اور اپنے رب کی فرمان برداری کر کے

دکھائی اب اپنے انعامات لے جاؤ پھر جب وہ نماز (عید) سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پکارنے والا آواز لگا دیتا ہے لوگوں یقیناً تمہارا پروردگار نے تم سب کو بخش دیا لہذا جاؤ تم کامیاب و بامراد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اس طرح یہ دن یوم الجائزہ (یعنی انعام کا دن) ہے ملاء اعلیٰ (آسمان) میں بھی اس دن کا نام یوم الجائزہ ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمہ الترغیب والترھیب ج ۲، ص: ۱۱۵، ۱۱۴)

((الحمدللہ! یہ دو حدیثیں مع ترجمہ مسجد نبوی ﷺ بمقام مقدس اصحاب الصفہ جبکہ روضہ مبارکہ آمنے سامنے تھا بوقت عصر (5:33) بجے ماہ شعبان المعظم تاریخ ۳۔ ۱۴۴۰ بمطابق 8/4/2019 کو تحریر کی۔))

عیدین کے سنن و مستحبات

عیدین کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں:

(۱)۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(۲)۔ غسل کرنا۔

(۳)۔ مسواک کرنا۔

(۴)۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے (نئے یا دھولے ہوئے) جو اپنے پاس

موجود ہو پہننا۔

(۵)۔خوشبو لگانا۔

(٦)۔صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

(۷)۔عیدگاہ میں سویرے سویرے جانا۔

(۸)۔قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیرین (میٹھی چیز مثل چھوارے وغیرہ) کھانا۔

(۹)۔قبل عیدگاہ صدقہ فطر دیدینا۔

(۱۰)۔عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔

(۱۱)۔جس راستے سے آجائے اسکے سوا دوسرے راستے واپس آنا۔

(۱۲)۔پیادہ (پیدل) جانا۔

(۱۳)۔راستہ میں ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد'' (عیدلفطر میں) آہستہ آواز سے پڑھتے ہوجانا چاہیئے۔

(بہشتی زیور)

عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے اور عیدگاہ میں جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی ج۵،ص:۴۱)

عورتوں کا مسجد اور عیدگاہ کی طرف نکلنا

پرفتن زمانہ میں عورتوں کو مسجد وعیدگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں۔(متفقہ فتویٰ)

آجکل فتویٰ اس پر ہے کہ تمام نمازوں میں عورتوں کا جانا خواہ دن کے ہو یا رات جوان ہو یا ضعیفہ دونوں کیلئے ممنوع ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی ج۵،ص:۴۴،۴۵)

عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

حنفیہ کے نزدیک عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ ہے عیدگاہ ہو یا کوئی اور جگہ اور نماز کے بعد صرف عیدگاہ میں نفل مکروہ ہے گھر میں مکروہ نہیں ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵،ص:۵٦)

نماز عید کا وقت

نماز عید کا وقت آفتاب کے ایک نیزہ کے برابر اونچا ہونے سے لیکر زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَالشَّمْسُ عَلٰى قَدْرِ رُمْحَيْنِ وَالْأَضْحٰى عَلٰى قَدْرِ رمح"

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کی نماز ہم لوگوں کو ایسے وقت پڑھاتے

تھے کہ آفتاب بقدر دو نیزے کے بلند ہوتا تھا اور عید الاضحیٰ کی نماز ایسے وقت پڑھاتے تھے کہ آفتاب قدر ایک نیزہ کے بلند ہوتا تھا۔

(معارف الحدیث مسائل رفعت، ج:۵،ص:۵۲)

عید کی نماز کس پر واجب ہے

عید کی نماز ہر اس شخص پر واجب جس پر نماز جمعہ اپنی شرائط کے ساتھ واجب ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵،ص:۵۵)

عیدین کی نماز کا طریقہ

حنفیہ کے نزدیک ادا کرنے کے وقت دل سے نیت کرنا اور زبان سے (اسطرح) کہنا چاہیئے کہ ”میں عید کی نماز اللہ تعالیٰ کے واسطے پڑھنے کی نیت کرتا ہوں“ اور مقتدی کو امام کے اتباع کے بھی نیت کرنا چاہیئے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے اور نمازوں کے طریقے کے مطابق ہاتھ باندھ لے جاتے ہیں، اسکے بعد امام اور مقتدی دونوں ثناء (سبحانک اللھم آخر تک) پڑھیں، پھر امام زائد تکبیرات (تین بار اللہ اکبر) کہے اور مقتدی بھی اسی طرح کرے اور ہر مرتبہ ”اللہ اکبر“ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر کے بعد لٹکا دیں، یعنی چھوڑ دے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ ہاتھ باندھ لے اور ہر تکبیر کے بعد اتنا

توقف (وقفہ) کرنا چاہیئے جتنے عرصہ میں تین تکبیریں کہی جاسکیں اور اس اثناء میں کوئی ذکر مسنون نہیں اور سنت یہ ہے کہ نماز عید پڑھنے والا مقتدی یا امام اُن تینوں تکبیروں میں رفع یدین (ہاتھ کانوں تک اٹھائے)۔

پھر امام ''اعوذ باللہ''، ''بسم اللہ'' آہستہ پڑھیں، اس کے بعد ''سورۂ فاتحہ'' اور کوئی سورت اونچی آواز سے پڑھے اور مستحب یہ ہے ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' کی سورت ہو اسکے بعد امام رکوع کرے مقتدی امام کے پیروی کرے اور پھر سجدہ کرے اور پھر جب دوسری رکعت شروع کرے تو سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھی جائے اور مستحب یہ ہے کہ ''ھل اتٰک'' ہو۔ سورت پڑھنے کے بعد امام اور مقتدی زائد تکبیرات کہے (یعنی پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر پر رکوع کرے یہ تکبیرات رکوع کی تکبیر کے علاوہ تین ہیں اور ہر تین میں ہاتھ چھوڑ دیں باقی نماز حسب دستور پوری کی جائے)۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۵، ص:۵۸ بحوالہ کتاب الفتاویٰ)

نوٹ:۔ یہ آخری مسائل الحمد للہ! بمقام محترم مسجد حرام میزاب رحمت کے سامنے بوقت پونے دس بجے (9:45) شب برأت (١٥ شعبان کی رات) سنہ ١٤٣٠ھ کو تحریر ہوئے۔

اللهم اجعل هذا الجهد لوجه رضائك واجعله ذخراً للآخرة لي ولابوي وللاعمام وللاجداد ولاساتذتي ولكاتبه ولابويه ولاعمامه واجداده ولاساتذته ولاهله ولاولاده ولمن سعى فيه

آمين يا رب العالمين

مراجع ومصادر

1۔آسان ترجمہ قرآن مجید	25. فتاویٰ فریدیہ
2۔ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن	26۔فتاویٰ محمودیہ
3۔معارف القرآن	27۔فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
4۔مشکوٰۃ شریف	28۔فتاویٰ دارالعلوم زکریا
5۔مظاہر حق جدید	29۔فتاویٰ عثمانی
6۔نفحات التنقیح	30۔فتاویٰ رحیمیہ
7۔البشیر النذیر ترجمہ الترغیب والترھیب	31۔فتاویٰ حقانیہ
8۔معارف الحدیث	32۔کفایت المفتی
9۔روضۃ الطالبین	33۔کتاب النوازل
10۔درس آثار السنن	34۔فقہ العبادات
11۔العرف الشذی	35۔مسائل رفعت قاسمی
12۔حیٰوۃ المسلمین	36۔رمضان اور جدید مسائل
13۔پرنور دعائیں	37۔مسائل رمضان
14۔مواعظ رمضان المبارک	38۔مکمل و مدلل فضائل و مسائل رمضان
15۔الشامی	39اسلام کا نظام مسجد
16۔الفتاویٰ عالمگیریہ	40۔بہشتی زیور
17۔الفتاویٰ التاتارخانیہ	41۔آپ کے مسائل اور ان کا حل

18۔بدائع الصنائع	42۔روزہ کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا
19۔مراقی الفلاح	43۔نماز کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا
20۔عمدۃالفقہ	44۔زکوۃ کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا
21۔کتاب الفتاویٰ	45۔اعتکاف کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا
22۔امدادالفتاویٰ	46۔تراویح کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا
23۔احسن الفتاویٰ	47المسائل المہمۃ فیما ابتلیت بہ العامۃ
24 نجم الفتاویٰ	

تیس دروس ایک نظر میں

مدینۃ العلم

قمبرانی روڈ کوئٹہ